REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۰ — شمارہ ۱۷

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۷ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ — ۲۳ شہادت ۱۳۶۰ ہش — ۲۳ اپریل ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ شہادت (اپریل)۔ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ "الفضل" ربوہ مجریہ ۷ شہادت (اپریل) کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کو ضُعف کی تکلیف ابھی ہے "

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ شافیٔ مطلق خدا اپنے خاص فضل و کرم سے ہمارے جان سے پیارے آقا کو مکمل صحت و شفایابی عطا کرے اور اپنی خصوصی تائید و نصرت کے ذریعہ حضور پُر نور کو مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

قادیان ۲۰ شہادت (اپریل)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ ؛

جماعتِ احمدیہ ماریشس کے زیر اہتمام

"اسلام اور مسیحِ موعُود کی آمد" کے موضُوع پر ایک عظیم نمائش کا انعقاد

وزیرِ تعلیم ماریشس کے ہاتھوں نمائش کا افتتاح۔ حضُور ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے خصوصی پیغامات

پریس اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ اسلام کی وسیع پیمانہ پر تبلیغ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منوّر مبلّغ انچارج احمدیہ مُسلم مشن ماریشس

اللہ تعالیٰ نے امسال جماعتِ احمدیہ ماریشس کو حضرت رسولِ عربی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی بخش پیام کو غیر مسلموں تک پہنچانے اور اپنے پیارے مسیح و مہدی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی آمد کا بانگِ دُہل اعلان کرنے کے لئے مورخہ ۲۳ تا ۲۸ فروری ماریشس کے سب سے بڑے ہال "PLAZA" روز ہل میں "اسلام اور مسیح موعود کی آمد" کے عنوان پر ایک نہایت مفید، بابرکت اور معلوماتی نمائش منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نمائش کی تیاری

اس تبلیغی منصوبہ کو بہترین رنگ میں سرانجام دینے کے لئے جماعت نے خدام الاحمدیہ ماریشس کی سنٹرل کمیٹی کو چنا۔ کمیٹی کے ممبران نے کئی اجلاس منعقد کئے۔ اور کام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا۔ کام کی وسعت کے پیشِ نظر روز ہل کے علاوہ دیگر برانچوں کے ممبران کا تعاون بھی حاصل کیا گیا۔ خدام کی فدائیت اور شوق کا یہ حال تھا کہ بعض نے دو ہفتوں کی ملازمت سے رخصت لی۔ اور ہفتوں رات دو دو بجے تک چارٹس کی تیاری میں مصروف رہے۔ فجزاھم اللہ خیرًا۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے جہاں مرکزی مسجد دار السلام کے علاوہ دیگر تمام مساجد میں خصوصی دُعائیں کی گئیں اور نمازِ تہجد ادا کی گئی وہاں اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی خصوصی دُعا کی درخواست کی گئی۔ اسی طرح درویشانِ قادیان سے بھی دُعا کے لئے التجا کی گئی۔ چونکہ ہمیں اس موقع پر کثرت سے تصاویر اور لٹریچر کی ضرورت تھی لہذا تمام احمدیہ مشنوں سے بذریعہ خط رابطہ قائم کیا گیا۔ چنانچہ بہت سے مشنوں نے اس کارِ نیک میں حصّہ لیا۔ فجزاھُم اللہ خیرًا۔

پبلسٹی کا انتظام

احمدی بھائیوں کو سرکلر لیٹرز اور جُمعہ میں اعلانات کے ذریعہ تحریک کی گئی کہ وہ زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت دوستوں کو نمائش میں لے کر آئیں۔ ماریشین پبلک کو نمائش کے پروگرام سے روشناس کرانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے۔

(۱)۔ کثیر الاشاعت اخبارات NATION، EXPRESS، MAURITIUS TIMES، MAURICIEN، ADVANCE، اور WEEK-END میں اشتہارات کے ذریعہ اعلان کیا گیا۔

(۲) ۳۰۰ کی تعداد میں بڑے بڑے پوسٹرز چھپوا کر مختلف شہروں میں پبلک مقامات پر چسپاں کئے گئے۔

(۳) دو ہزار ہینڈ بل اور اڑھائی سو دعوتی کارڈ چھپوا کر غیر از جماعت عوام و خواص کو مدعو کیا گیا۔ اُن میں سے بعض اہم شخصیات کو خاکسار اور لوکل مُبلّغ مولوی ابوبکر خان صاحب نے ملاقات کر کے مدعو کیا اور بالخصوص افتتاحی تقریب میں شرکت کرنے کی درخواست کی۔ اسی طرح ایک سو سے زائد سیکنڈری سکولوں کو ایک خصوصی خط کے ذریعہ نمائش وزٹ کرنے کی دعوت دی گئی۔

(۴) ریڈیو اور نیشنل ٹیلی ویژن پر خبروں میں اعلان کروایا گیا۔

(باقی دیکھیے صفحہ ۹ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) $\frac{\text{۱۳۶۰ ہش}}{\text{۱۹۸۱ء}}$ کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) $\frac{\text{۱۳۶۰ ہش}}{\text{۱۹۸۱ء}}$ کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں، وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں اور قادیان و ربوہ کے رُوحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اِس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ شہادت ۱۳۶۰ ہش

اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعتِ اسلام کے لئے
فعّال رُوحانی مرکز کی ضرورت

قرآن حکیم کا جامع جمیع کمالات ہونا ہر مُسلمان سے دو اہم اُمور کا تقاضا کرتا ہے۔ اوّل یہ کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کے غیر محدود دینی و دنیوی انعامات کا وارث بننے کے لئے اِس کتابِ مُبین کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق کو پختگی کے ساتھ استوار کرے۔ دوم یہ کہ وہ اس سرچشمۂ نُور و ہدایت کو صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھے بلکہ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ کے پُرحکمت ارشادِ خداوندی کے تحت اکنافِ عالم میں آباد بے شمار دوسری سعید رُوحوں کو بھی اس سے بہرہ ور کرے۔ مؤخر الذکر اہم دینی فریضہ کی بجا آوری کے لئے مُسلمانوں کو سُورۃ آلِ عمران کی اس آیت کریمہ میں بھی تاکید کی گئی ہے :-

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ (آیت : ۱۰۵)

ترجمہ :- اور چاہیئے کہ تم میں ہمیشہ ایک جماعت ایسی موجود رہے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بُلانے والی اور نیک باتوں کی تعلیم دینے والی اور بُرائی سے روکنے والی ہو۔

قرآن حکیم کی ان تاکیدی ہدایات کی رُو سے تبلیغ و اشاعتِ دین کی ضرورت یوں تو اسلامی تاریخ کے ہر دَور میں مُسلّم رہی ہے۔ مگر آج کے مادی دَور میں جبکہ اسلام دُشمن طاقتیں پُوری طرح اور عقائدِ باطلہ سے مسلح ہو کر دینِ حنیف کے خلاف صف آرا ہیں۔ مُسلمانوں کی یہ ملّی ذمہ داری دوچند ہو جاتی ہے کہ وہ ایک فعّال رُوحانی مرکز کے گرد جمع ہو کر تبلیغ و اشاعتِ دین کے انتہائی اہم اور بلند ترین مقصد کے حصُول میں جُٹ جائیں۔

جہاں تک تبلیغ و اشاعتِ دین کی ضرورت و اہمیت کا تعلق ہے بے شک ہر دردمند دل رکھنے والا مُسلمان اسے بخوبی محسوس کرتا ہے۔ مگر جب کبھی عملی رنگ میں اس مقدس مذہبی فریضہ کی ادائیگی کا سوال سامنے آتا ہے تو تمام تر ذرائعِ ابلاغ فراہم ہونے کے باوجود ملّی اور سیاسی سطح پر مسلمانوں کے باہمی اختلافات اور ان کی لامرکزیت اس عظیم مقصد کے حصول کی راہ میں سدِّ سکندری بن کر حائل ہو جاتی ہے۔ بیچارے علماءِ دین اپنی اپنی بساط کے مطابق اس پیچیدہ گتھی کو سُلجھانے کے لیے ہر ممکن حل تلاش کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں مگر ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی !

کے مصداق آج تک ایسی ہر کوشش مُسلمانوں کی صفوں میں حائل تفرقہ و انتشار کی خلیج کو پاٹنے کی بجائے اُسے مزید وسیع اور گہرا کرنے کا سبب ہی بنی ہے۔ اسی سلسلہ میں ابھی حال ہی میں ایک اور نئی تجویز منظرِ عام پر آئی ہے۔ لیجیئے ملاحظہ فرمائیے ! ہفت روزہ "الجمعیۃ" دہلی رقم طراز ہے :-

"کویت کے معروف عالم سیّد ہاشم الرفاعی نے مکہ معظمہ یا رباط میں مسلمانوں کے لئے ویٹیکن کے نمونے کے ہیڈ کوارٹر کے قیام کا مطالبہ کیا ہے۔ جہاں سے اسلامی دُنیا میں پیدا ہونے والے بُحرانوں کو حل کرنے کے لئے یکساں پالیسی کی ضمانت دی جا سکے۔" (الجمعیۃ مجریہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۱ء)

یہ تجویز عملی طور پر کیا صورت اختیار کرتی ہے ـــ؟ اس اہم سوال کا جواب تو آنے والا وقت ہی دے گا۔ دریافت طلب امر صرف یہ ہے کہ قرآن حکیم کی پیش کردہ [illegible] اور اصولی ہدایات کی موجودگی میں بھی اب ایک نئی "یکساں پالیسی" وضع کرنے کی ضرورت کیوں پیش آگئی ـــ؟ بہرحال اس تمام پس منظر میں خدمتِ قرآن کے جذبہ سے سرشار مٹھی بھر افرادِ جماعتِ احمدیہ کی مرکزیت اور تبلیغ و اشاعتِ دین کے محاذ پر اُن کی جلیل القدر خدمات روزنامہ "سفینہ" لاہور مجریہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۸ء کے الفاظ میں تمام عالَمِ اسلام کو ایک مرتبہ پھر یہ دعوتِ فکر دے رہی ہیں کہ :-

(باقی دیکھئے صـ۱۲ـ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا
موسیٰ بنی مائنز اور جمشید پور میں ورودِ مسعود

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ احمدیہ جمشید پور

محترم المقام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان صوبہ اُڑیسہ کے کامیاب تبلیغی و تربیتی دَورہ کی تکمیل کے بعد مورخہ ۱۶/۳/۸۱ کو بذریعہ "اسپات ایکسپریس" گھاٹ شیلا اور وہاں سے بذریعہ ٹیکسی موسیٰ بنی مائنز میں وارد ہوئے۔ یہ ٹرین چونکہ راستہ میں جمشید پور اسٹیشن پر بھی ٹھہرتی ہے۔ اس لئے اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جمشید پور کے بہت سے مقامی احباب کے علاوہ مکرم سیّد عبد الباقی صاحب (حال مقیم مونگھیر) اور مکرم سیّد شمس زاخالم صاحب سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ بھاگلپور نے اسٹیشن پر محترم موصوف کی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس مختصر سی ملاقات کے بعد آں محترم نے ۱۸ مارچ کو جمشید پور آنے کے پروگرام سے آگاہ فرمایا۔ موسیٰ بنی کی جماعت نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کا شایانِ شان استقبال کیا۔ وہاں سے یہ قافلہ احمدیہ لائن پہنچا۔ رات کا قیام موصوف نے مکرم ایس۔ رضوان احمد صاحب کے ہاں فرمایا۔ احباب جماعت کی والہانہ عقیدت اور خاندانِ حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کے لئے اُن کے دِلوں میں موجزن دلی محبت و پیار کو دیکھ کر ایک عجیب سی رُوحانی لذت حاصل ہوتی تھی۔ اسی روز محترم موصوف نے لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز کے اجلاس سے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے احمدی مستورات کو اپنی بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آپ کی تقریر کا اُڑیہ ترجمہ مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلّم وقفِ جدید نے کیا۔ ابعدہٗ کچھ گروپ فوٹو لئے گئے۔ بعد نمازِ عشاء مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت نے سپاس نامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں محترم حضرت میاں صاحب نے اپنے خطاب میں احباب کو بہت سی مفید اور زرّیں نصائح فرمائیں۔ بعد دُعا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اسی رات مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے "کلوا جمیعاً" کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ جس میں محترم حضرت میاں صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔

مورخہ ۱۸/۳/۸۱ کو محترم موصوف بوقت ۹½ بجے مکرم سیّد مسعود عالم صاحب حال مقیم دھنباد کی کار میں جس پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا جمشید پور کے لئے روانہ ہوئے۔ احبابِ جماعت نے پُرسوز دُعاؤں اور فلک شگاف اسلامی نعروں کے جلو میں آپ کو رخصت کیا۔ قریباً دس بجے افرادِ قافلہ DIMNA LAKE پہنچے اور کچھ دیر اس کا نظارہ کرنے کے بعد شہر میں وارد ہوئے۔ جہاں سب سے پہلے محترم میاں صاحب نے احمدیہ قبرستان کا معائنہ فرمایا۔ احبابِ جماعت آزاد نگر روڈ پر محترم موصوف اور اراکینِ وفد کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔ جونہی آں محترم کی کار وہاں پہنچی، فضا اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔ کار سے باہر تشریف لانے پر محترم موصوف کی گلپوشی کی گئی۔ اس موقعہ پر احبابِ جماعت نے موصوف سے مصافحہ و معانقہ کا شرف بھی حاصل کیا۔ سب سے پہلے آں محترم نے نئے دار التبلیغ کا معائنہ فرمایا۔ ازاں بعد آپ مکرم ڈاکٹر حمید الدین صاحب صدر جماعت کے ہاں تشریف لے گئے۔ جہاں موصوف کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں پر موجود احبابِ جماعت سے ملاقات کے بعد محترم موصوف، دار التبلیغ کی وہ زمین دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے جو مکرم ڈاکٹر صاحب نے عطیۃً دی ہے۔ اس زمین کو دیکھنے کے بعد محترم اظہارِ تعزیت کی غرض سے مکرم سیّد ظہور الحق صاحب مرحوم کے مکان پر بھی تشریف لے گئے۔

دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ایک مختصر سی استقبالیہ تقریب میں جماعت کی طرف سے سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ محترم موصوف نے جوابی خطاب میں جماعت کو بہت سی زرّیں نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دُعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہٗ محترم موصوف نے TELCO کارخانہ کا معائنہ فرمایا۔ اور وہیں سے اسٹیشن پہنچ کر بوقت پونے چھ بجے بذریعہ ٹرین عازم کلکتہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خطبہ جمعہ

ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ نوعِ انسانی کو اُس تباہی سے بچانے کی کوشش کریں

جس کی طرف وہ تیزی سے بڑھ رہی ہے

یہ ذمہ داری اتنی عظیم اور مشکل ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو اسے پوری طرح ادا نہیں کیا جا سکتا

ہم محض اپنی کوشش اور اعمال کے نتیجہ میں اُن آسمانی رفعتوں تک نہیں پہنچ سکتے جہاں اللہ تعالیٰ ہمیں لے جانا چاہتا ہے

دُعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمارے حقیر اعمال کو قبول کرلے بلکہ اُن کے ساتھ اپنا خاص فضل بھی شامل کرے تاکہ ہم اپنی ذمہ داری کو ادا کر سکیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۰ رامان ۱۳۶۰ ہش مطابق ۲۰ رمارچ ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

ہمارا یہ ایمان ہے کہ .... پر ایمان لانے کی وجہ سے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ نوعِ انسانی کو، ساری دُنیا کو اس تباہی سے بچانے کی کوشش کریں جس کی طرف وہ بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں - اس قدر مشکل ہے یہ کام اور اس قدر عظیم کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہ ہو، یہ فریضہ انجام نہیں دیا جا سکتا۔ خدا تعالیٰ کی

رحمت کے حصول کے لئے

قرآنِ عظیم نے جو ہمیں تعلیم دی اس کی پہلی شق یہ ہے کہ انسان اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کے لحاظ سے پاک اور مطہر ہو کیونکہ اللہ پاک ہے، پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے گناہ جو ہیں جو انسان کو اللہ سے دُور لے جانے والے ہیں، یا تو وہ سرزد نہ ہوں۔ اگر سرزد ہوں تو اللہ تعالیٰ سے رحمت اور فضل حاصل کیا جائے - یا قرآن کریم نے ایسا راستہ بتایا ہو کہ وہ گناہ معاف ہو سکیں۔ کیونکہ جو گندیں ملوث اور ناپاک وجود ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث نہیں ہو سکتا - لیکن یہ تو بنیادی منفی حصہ ہے ہماری زندگی کا - دوسری شق اس کی یہ ہے کہ ہمارے اعمال

خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم

کے مطابق اتنے حسین اپنے اندر رکھتے ہوں اور اتنا نور کہ وہ جو نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے وہ ہیں اور ہماری کوششوں کو پسند کرنے لگے۔

قرآن کریم نے ان دو پہلوؤں پر ان آیات میں روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الشوریٰ میں فرماتا ہے :-

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۔ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ (آیت ۲۶ - ۲۷)

یہ جو دو آیات ہیں ان میں سے پہلی آیت میں اس پہلی شق کا ذکر ہے - اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کے بندے معصوم نہیں - یعنی اُن کی فطرت ایسی نہیں جو فرشتوں کی ہے کہ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (التحریم : آیت ۷) جو حکم ہو وہ بجا لائیں) - ان سے غلطی سرزد ہوتی ہے - وہ

گناہ کے مرتکب

ہو جاتے ہیں - فطرت انسانی ایسی بنائی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ دونوں راہیں اس کے لئے کھولی ہیں - لیکن جو اللہ کا بندہ جب وہ غلطی کرنے کے بعد توبہ کی راہوں کو اختیار کرتا ہے اور جب وہ خدا کے حضور عاجزانہ جھکتا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور اس سے مغفرت کا طلبگار ہوتا ہے اور اپنے خدا سے کہتا ہے کہ میں گناہ کر بیٹھا ہوں تیرے سوا مجھے کوئی بخشنے والا نہیں - تیرے سوا مجھے کوئی پاک کرنے والا نہیں - قرآن کریم نے (دوسرا مضمون ہے اشارہ کر دوں) یہ فرمایا ہے کہ تزکیہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے) اس لئے میرے گناہ کو معاف کرے - وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ ایک حصہ سیّئات کا اس طرح اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے - لیکن جو گناہ اور سیّئات ہیں اور جو غلطیاں انسان سے سرزد ہو جاتی ہیں - خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑنے کا وہ مرتکب ہو جاتا ہے - یہ بُرائیاں جو ہیں انہیں دو طریقے سے دُور کیا جا سکتا ہے، قرآنِ عظیم کی تعلیم کے مطابق - ایک یہ کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ - (ہود آیت ۱۱۵) اگر نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو تو ساری کی ساری بُرائیاں جو ہیں وہ دُور ہو جاتی ہیں - مگر کون انسان ہے جو یہ دعویٰ کر سکے کہ میری نیکیوں کا پلڑا سیّئات سے بھاری ہے - اس واسطے ایک حصہ تو نیکیوں کے نتیجہ میں جن کی اللہ تعالیٰ سے انسان توفیق پاتا ہے - اس طرح دُور ہو جاتا ہے اور جو رہ جاتی ہیں باقی وہ توجہ کے نتیجہ میں وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ اللہ تعالیٰ ان سیّئات کو دُور کر دیتا ہے -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ - خدا تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی جا سکتی - اس واسطے ہر کام میں خلوصِ نیت کا ہونا ضروری ہے - انسان انسان کو دھوکہ دے سکتا ہے - انسان اپنے پیدا کرنے والے ربِّ کریم کو دھوکہ نہیں دے سکتا -

اور دوسری شق یہاں یہ بتائی کہ وہ جو ایمان لائے اور اس کے مطابق انہوں نے اعمالِ صالحہ کئے اور ان روحانی اور اخلاقی تدابیر کے بعد انہوں نے یہ سمجھا کہ

محض ہماری کوشش کافی نہیں

جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہمارے اعمال کے ساتھ شامل نہ ہو - اور انہوں نے دُعا کی کہ اے خدا ! ہزار کیڑے ہیں ہمارے اعمال میں، تو ان کیڑوں کو قتل کر دے - ہزار کمزوریاں ہیں ہمارے افعال میں اور نیکیوں میں وہ بھی جو ہم جانتے ہیں اور وہ بھی جو ہم نہیں جانتے - تو ایسا کر کہ ہمارے اعمال تیری نگاہ میں مقبول ہو جائیں - تو يَسْتَجِيْبُ وہ دُعا کرتے ہیں خالی ایمان اور عمل صالح کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ دعا کرتے ہیں اور دُعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو اور ان کے اعتقاداتِ صحیحہ کو قبول کر لیتا ہے - لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کافی نہیں ہے - اس مقام کے

حصول کے لئے جس مقام پر اللہ تعالیٰ لے جانا چاہتا ہے یعنی آسمانی رفعتوں کی طرف اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان تک پہنچانا چاہتا ہے مُسلمان کو۔ اس کا ایمان باوجود پختہ ہونے کے اور اعتقادات صحیح ہونے کے اور اس کی کوشش اعمالِ صالحہ کی ہے اور اعمالِ صالحہ وہ بجالا رہا ہے۔ اپنی طرف سے یہ کافی نہیں۔ وہ دُعا مانگتا ہے کہ اے خدا! میرے اعتقادات میں، میری سمجھ میں اگر کوئی خامی ہے تو اسے نظر انداز کردے اور اگر کوئی کمزوری ہے میرے اعمال صالحہ میں تو اسے ڈھانپ دے مغفرت کی چادر میں۔ اور دُعا کرتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کو جذب کرنے کے لئے اور اس کے فضل اور رحمت کو جذب کرلیتا ہے۔ اور اس کے اعمال مقبول ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مقبول اعمال کے باوجود پھر بھی کچھ کمی رہ گئی۔ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ان اعمال مقبول سے کچھ زائد دیتا ہے اللہ تعالیٰ۔ تب جاکے مقصود حاصل ہوتا ہے یعنی حسنات جو ہیں وہ جتنی سیّئات مٹا چکیں اُس سے زیادہ

سَیّئات کو مٹانے کی ضرورت ہے

اور خُدا تعالیٰ توبہ کو قبول کرتا اور جتنی حسنات جس قدر سیّئات مٹا سکی تھیں اس سے باقی جو رہ گئیں وہ توبہ کے ذریعہ مٹا دی جاتی ہیں۔ اور انسان ایمان پر پختگی سے قائم ہوتا اور اعمال صالحہ بجالاتا ہے۔ اور عاجزانہ دُعائیں کرتا ہے کہ اے خدا! میری تدبیر تو ایک بچے کی تدبیر ہے تیرے حضور۔ تیری رفعتوں کو دیکھتے ہوئے، تیری عظمتوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے کوئی چیز نہیں ہیں یہ اعمال۔ اس واسطے اپنے فضل سے اُن کو قبول کر۔ پھر خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل کو وہ جذب کرتا اور خدا تعالیٰ اپنے مومن بندے کو پاک اور مطہر کرتا، اس کے اعمال مقبول کرلیتا ہے۔ لیکن یہاں اس طرف اشارہ ہے وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ اس کے علاوہ اس کو کچھ اور بھی چاہیئے۔ اپنی ذمّہ داریاں نباہنے کے لئے۔ اور اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کو وہ دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا فضل بندے کے ایمان اور عمل صالحہ کے علاوہ اسے ملنا چاہیئے تاکہ وہ اپنی ذمّہ داریوں کو نباہ سکے۔

وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ لیکن جو انکار کرنے والے ہیں اُن کو اُن کے اعمال کے مطابق اگر وہ چاہے تو عذاب دیگا زیادتی وہاں نہیں ہوگی۔

مَیں نے بتایا ہے کہ یہ ذمّہ داری کہ ساری دُنیا کو ہلاکت سے بچانا، ساری دُنیا کو پیار اور محبت کے ساتھ، ان کو قائل کرکے اپنے عمل کے ساتھ، اپنے نمونہ کے ساتھ، قرآن کریم کے حُسن کے ساتھ اللہ کے دین میں داخل کرنے کی کامیاب کوشش کرنا اور محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جھنڈے تلے انہیں جمع کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ اس کے لئے جیسا کہ یہاں بتایا گیا کثرت سے توبہ کرنا ہے۔ مغفرت خدا کی چاہنا ہے۔

ایمان میں پختگی چاہیئے

ایک ایمان یہ ہے جس کی ابتدا محض زبان کے اقرار سے ہوتی ہے۔ ایک ایمان ہے جس کی وسعتوں کو انسان کا دماغ بڑے غور اور فکر اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے سمجھنے کے قابل ہوتا ہے۔ پہلے دن اس کو پتہ ہی کچھ نہیں ہوتا کہ ایمان ہے کیا چیز۔ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ حقیقی ایمان نے ہم میں سے ہر ایک کے سارے جو افعال ہیں اُن کو گھیرا ہُوا، ہماری جتنی قوتیں اور استعدادیں ہیں ساروں کا اس نے احاطہ کیا ہُوا ہے۔ اور کہتا ہے یہ کرو یہ نہ کرو۔ سب کچھ کرنے کے بعد مقبول اعمال کے ہوتے ہوئے بھی کچھ اور چیز چاہیئے۔ وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ۔ یہ فضل کے نتیجے میں جو زیادتی ہے مقبول اعمال پر یہ رحیمیت کا جلوہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جو صفت رحیمیت ہے وہ يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کے دائرے کے اندر اپنا کام کر رہی ہے جو نقص ہیں اُن کو دُور کر دیتی ہے صفتِ رحیمیت۔ لیکن محض رحیمیت کے جلوے تو ہمیں وہاں تک نہیں پہنچا سکتے جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم پہنچیں۔ جب تک وہ رحمٰن خُدا جس نے ہماری پیدائش کے وقت بغیر کسی عمل کے ہمیں بہت کچھ دیا۔ اتنا دیا کہ ہم شمار نہیں کرسکتے اُس کا۔ ہمیں کہا گیا کہ اس کا در کھٹکھٹاؤ۔ اور اُس سے وہ حاصل کرو جو تمہارے مقبول اعمال سے زیادہ ہے۔ کیونکہ

محض مقبول اعمال ہی کافی نہیں ہیں

تب تم اپنی ذمہ داریاں نباہ سکو گے۔

اب آج کی دُنیا کی طرف اگر آپ دیکھیں تو یہ تباہی کی طرف جارہی ہے۔ ایک مَیں مثال دیتا ہوں۔ آج کی دُنیا خود کو مہذب کہتی ہے اور اس تہذیب کا ایک لازمی جزو اور حصّہ یہ ہے کہ یہ مہذب دنیا سٹرائیک (STRIKE) کرتی ہے یعنی کام چھوڑ بیٹھتی ہے۔ اور میرا خیال ہے اور مجھے یقین ہے کہ میرا خیال غلط نہیں۔ اربوں ارب روپے کا سالانہ نقصان کرتی ہے یہ مہذب دُنیا۔ اس مثال سے آپ اندازہ لگالیں کہ ایک دفعہ انگلستان میں ایک صنعتی شہر میں سترہ منٹ کے لئے بجلی فیل ہوگئی۔ سترہ منٹ کے لئے بجلی فیل ہوئی۔ سارے انگلستان کے اخباروں نے شور مچایا چیخ پڑے جس طرح کوتے چیختے ہیں نا، اس طرح۔ اور ان کے جو ماہرین اقتصادیات تھے انہوں نے اندازے لگائے کہ اس سترہ منٹ میں اتنے کروڑ پونڈ سٹرلنگ کا نقصان ہوگیا ہمارے مُلک کو۔ تو جب کارخانے بند ہوتے ہیں مہینہ، دُو مہینے۔ تین مہینے۔ چار مہینے کے لئے، کتنا نقصان ہوتا ہوگا۔ اربوں کھربوں روپے کا نقصان کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم مہذب ہیں۔ بعض جانوروں کے متعلق آتا ہے کہ اُن کے اگر زخم لگ جائے تو اپنا ہی خون چوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اپنا ہی خون چوس چوس کر مرجاتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ہم

اپنی بھلائی کا کام

کر رہے ہیں۔ اور دراصل وہ خودکشی ہے۔ اس مہذب دنیا کو کس نے سمجھانا ہے اگر آپ نے نہیں سمجھانا، کہ اس گند سے باہر نکلو۔ ہمیں بھی تھوڑا سا نقصان پہنچا نقصان تو نہیں تھوڑی سی دیر ہوگئی۔ مَیں بنیاد رکھ کے آیا تھا قرطبہ کی مسجد کی۔ اس کے بعد پھر آرکیٹیکٹ کے کام تھے۔ معاہدہ جو ٹھیکیدار کے ساتھ کرنا تھا اس میں بھی وقت لگتا ہے۔ یہ معاہدہ تیار ہوا اور ۱۲ر جنوری کو اس معاہدے پر دستخط ہوگئے۔ ۱۲ر جنوری حضرت مصلح موعود کا یوم ولادت بھی ہے۔ ۱۲ر جنوری کے ساتھ بعض دیگر برکتوں والے واقعات کا تعلق تھا۔ دو چار دن پہلے ہوسکتا تھا معاہدہ۔ مگر کرم الٰہی صاحب ظفر نے کہا نہیں مَیں ۱۲ر جنوری کو کروں گا۔ اور ہمارا خیال تھا کہ اس کے بعد ایک مہینہ ٹھیکیدار کو لگے گا۔ وہاں بجلی کا کنکشن لینا، پانی لینا، بعض نالیاں پانی کی بدلنے والی تھیں۔ ہم نے مختلف قطعے تین آدمیوں سے لئے تھے۔ ہر ایک کے لئے علیحدہ نالی آرہی تھی۔ اُن نالیوں کو اُٹھا کے دوسری جگہ لے کے جانا۔ اس قسم کے چھوٹے چھوٹے کام ہمارا خیال تھا ایک مہینہ لگے گا۔ اور فروری کے شروع میں کام شروع ہوجائے گا۔ لیکن وہاں ہوگئی سٹرائیک (STRIKE) ہر ہفتے مَیں نے ان کو کہا تھا مجھے خط لکھیں۔ مجھے خط لکھ رہے تھے کہ سٹرائیک نہیں دُور ہوئی۔ کام نہیں شرُوع ہُوا۔ ۱۲ر مارچ کو اُن کا خط آیا کہ سٹرائیک دُور ہوگئی ہے۔ اور ٹھیکیدار کہتا ہے کہ آٹھ دس دن کے اندر کام شروع کردوں گا۔ اب تار آئی ہے کہ تعمیر شرُوع ہوگئی۔ الحمدللہ۔

آپ دُعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دے، نیز اس قوم کو توفیق دے کہ کام چھوڑ کر اپنا نقصان نہ کیا کریں۔ اس کا معاہدہ یہ ہے کہ دس مہینے زیادہ سے زیادہ گیارہ مہینے میں مسجد اور رہائشی مکان جو ہے مشن ہاؤس جس کو ہم کہتے ہیں وہ تیار کر دے گا۔ انشاء اللہ تیار ہوجائے گا۔ یعنی اتنے سامان ہیں ان کے پاس۔ یہ جو دو چار ہفتے کی تاخیر ہوئی اس نے میری توجہ اس طرف پھیری کہ بڑے مہذب بھی ہیں اور سٹرائیک بھی کرتے ہیں؟ اس واسطے کہ یہ مہذب دُنیا اپنے عوام کو یہ بات منوا نہیں سکی کہ یہ تہذیب ان کے حقوق کی حفاظت کر رہی ہے۔ اور اُن کے آرام اور سہولت کے سامان پیدا کر رہی ہے۔ تبھی ان کو لڑنا پڑتا ہے تا اپنے حقوق کے لئے جس کے نتیجے میں اربوں کھربوں ڈالر اور پونڈ کا نقصان ہو رہا ہے ساری دُنیا میں۔ انگلستان میں سٹرائیک ہو لاری چلانے والے ڈرائیوروں کی تو سارا انگلستان خاموش کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور سامان اِدھر سے اُدھر نہیں جا رہا۔ وہاں تو (یہاں تو ہمارے چھوٹے چھوٹے کارخانے ہیں) ایک ایک ٹیکسٹائل مِل کپڑے بنانے کا رخانہ ہے اس میں دس دس ہزار۔ پندرہ پندرہ ہزار۔ بیس بیس ہزار مزدور کام کر رہا ہے۔ دُو دُو مہینے کام رُکا ہُوا ہے اور جھگڑا چل رہا ہے۔ مہذب دُنیا میں۔ تم نے ایسا معاشرہ

کیسے برداشت کرلیا۔ اگر مہذب دماغ تھا، اگر پڑھا ہوا، اگر ہدایت یافتہ دماغ تھا اس حقیقتِ انسانیت کا تو یہ برداشت کیسے کرلیا کہ اتنا نقصان اپنے ملکوں کو پہنچا دو۔ لیکن نقصان پہنچ رہا ہے۔

میں ان کو سمجھاتا ہوں

جب بھی باہر جاتا ہوں دورے پر (کہ جب تک) اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کروگے یہ مصائب جو تمہارے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں ان سے نجات نہ پا سکو گے۔ روحانی اور اخلاقی لحاظ سے تو وہ دیوالیہ ہیں ہی۔ وہ آپ ایسے مانتے ہیں۔ لیکن مادی لحاظ سے بھی تم دیوالیہ ہو عملاً۔ اور یہ آپ نے جاکے سمجھانا ہے۔ اس واسطے میں نے بڑا سوچا، ایک منٹ کے لئے بھی ہم سو نہیں سکتے اگر ہم اپنی ذمہ داری سمجھنے والے ہوں تو چوکس اور بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہو توبہ کرو تا حسنات سے جو بڑھ گئی ہیں تمہاری سیئات وہ خدا تعالیٰ معاف کر دے توبہ کے نتیجہ میں۔ اور دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے ایسے سامان پیدا کرے کہ جو ہم حقیر سے اعمال، اعمالِ صالحات اس کے حضور پیش کر رہے ہیں، وہ عظیم وجود جو ہے وہ ہستی اللہ جل جلالہٗ و عزّ اسمہٗ جس نے سارے جہانوں کو پیدا کیا اور اس کی بادشاہت اور حکم ان میں چل رہا ہے۔ وہ ہم عاجزوں کے اعمال کو قبول کرلے اور دعائیں کرو کہ اے خدا! ہمارے حقیر جو اعمال ہیں وہ تو قبول بھی کرلے تب بھی ہم اپنی ذمہ داریاں ٹھیک طرح نباہ نہیں سکتے جب تک تو زائد نہ دے جس کا تو نے وعدہ دیا ہے۔ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ۔ تب آپ اس قابل ہوں گے کہ وہ ذمہ داریاں نباہ سکیں جو آپ کے کندھے پر ڈالی گئی ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد صحت دے (کام تو میں اب بھی کررہا ہوں) تا اس سے بھی زیادہ کام کروں۔

(منقول از "الفضل" ربوہ مجریہ ۵ راپریل ۱۹۸۱ء)

دورہ اڑیسہ کے موقع پر محترم حضرت میاں صاحب اور تبلیغی وفد کے ممبران کی

جیسٹی پور میں آمد

رپورٹ مرسلہ:- محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

گزشتہ ماہ اڑیسہ کے تبلیغی دورہ میں حضرت میاں صاحب اور وفد کے ممبران جیسٹی پور بھی گئے تھے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں مسٹر بی۔ آر چوہدری ڈائریکٹر آف پروجیکٹ ٹائیگر۔ (Project Tiger) کی نگرانی میں بعض جنگلی درندے پرورش پا رہے ہیں۔ ان جانوروں میں ایک اہم شیرنی تھی جس کا نام پرنسس کیری (Princess Khairi) رکھا ہوا تھا۔ یہ شیرنی جب قریباً دو ماہ کی بچہ تھی تو اس کو ڈائریکٹر صاحب جنگل سے پکڑ کر لائے تھے۔ اور پھر ڈائریکٹر صاحب نے اس کی پرورش کی۔ وہ ان کے ساتھ اس قدر مانوس تھی کہ کبھی کبھار چوہدری صاحب اسے جنگل میں لے جاتے وہ ادھر ادھر چلی جاتی اور پھر چوہدری صاحب کے کیری، کیری آواز دینے پر ان کے پاس آجاتی۔ اس لئے چوہدری صاحب، کیری کے ماسٹر فادر کہلاتے تھے۔ وہ اپنے قریب آنے والے دوسرے لوگوں پر بھی حملہ نہیں کرتی تھی۔ چنانچہ جب تبلیغی وفد جیسٹی پور پہنچا تو ڈائریکٹر صاحب وہاں ہمارے منتظر تھے۔ کیونکہ پہلے سے ان کو ہمارے پروگرام کی اطلاع کر دی گئی تھی۔ چنانچہ ڈائریکٹر صاحب خود ہمیں کیری کے پاس لے گئے۔ ڈائریکٹر صاحب کے کہنے پر حضرت میاں صاحب اور خاکسار شیرنی کے پاس گئے اور اس کی پشت پر ہاتھ پھیرا مجھے اس وقت خیال آیا کہ اگر انسان چاہے تو درندوں کو بھی اپنے ساتھ مانوس کر سکتا ہے جبکہ آج انسان، انسان کے خون کا پیاسا ہے۔ اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر بھی یاد آیا جس میں آپؑ نے فرمایا ہے کہ ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ ؎

پیویں گے ایک گھاٹ پر شیر اور گوسفند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بے خوف اور بے گزند

۶ر اپریل کے اخبار انڈین ایکسپریس میں یہ افسوسناک خبر دیکھنے میں آئی کہ ۶½ سالہ پرنسس کیری کی ۲۸ر مارچ کو موت واقع ہوگئی۔ ڈائریکٹر صاحب اور کیری پرنسس میں جو انسیت تھی اس کی وجہ سے چوہدری صاحب کو یقیناً کیری کی موت کا بے حد افسوس ہوا ہوگا۔

خبر میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ چوہدری صاحب ایک اور شیر کے بچے کی کیری کی طرح جیسٹی پور میں ہی پرورش کریں گے۔ جسے حال ہی میں ضلع پھول بانی کے جنگل سے پکڑا گیا ہے۔

میں بغرض دعا اس امر کا تذکرہ کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ وفد کے جیسٹی پور جانے کے اصل موجب عزیز سید غلام احمد صاحب ایم۔ ایس سی جیالوجسٹ پسر محترم سید عبد القدیر صاحب مرحوم تھے۔ جو ان دنوں بحیثیت جیالوجسٹ کیونجر میں سروس کر رہے ہیں۔ جب انہیں تبلیغی وفد کے دورہ کا علم ہوا۔ اور یہ پتہ چلا کہ وفد نے بھدرک سے راؤڑکیلا جانا ہے تو انہوں نے حضرت میاں صاحب سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ بھدرک سے راؤڑکیلا جاتے وقت کیونجر کے راستہ سے راؤڑکیلا جائیں۔ اور کیونجر میں کچھ دیر قیام کریں۔ اور پھر وہاں سے جیسٹی پور جاکر کیری کو بھی دیکھ لیں۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق حضرت میاں صاحب اور وفد کے دیگر ممبران مورخہ ۱۴؍۳؍۸۱ کو بھدرک سے صبح ۵ بجے بذریعہ سٹیشن کار روانہ ہو کر آٹھ بجے صبح کیونجر پہنچ گئے۔ اس موقع پر عزیز سید غلام احمد صاحب نے قریباً ۱۵؍۱۶ سرکاری آفیسران کو گیسٹ ہاؤس میں مدعو کیا ہوا تھا۔ چنانچہ ان افسران کی موجودگی میں ایک مختصر سا اجتماع گیسٹ ہاؤس میں ہی ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد عزیزم سید غلام احمد صاحب نے بزبان انگریزی وفد کے ممبران اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ بعدہٗ حضرت میاں صاحب نے اور خاکسار نے مختصر سی تقاریر کیں اور جماعت احمدیہ کی امن کے قیام کے سلسلہ میں مساعی کا اور مذہب کے قیام کے سلسلہ میں جماعت کی کوششوں کا ذکر کیا۔ اس مختصر تقریب کے بعد جملہ افسران اور مہمانان کی تواضع چائے اور مٹھائی سے کی گئی۔ اس تقریب سے فارغ ہو کر وفد جیسٹی پور گیا اور وہاں سے واپسی پر دوپہر کے کھانے کا بھی کیونجر میں عزیزم سید غلام احمد صاحب کے ہاں انتظام تھا۔ کھانے کے موقعہ پر بھی بعض سرکاری افسران شامل ہوئے۔ محترم سید کریم بخش صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ بھی راؤڑکیلا جانے کے لئے بھدرک سے ہی وفد کے ہمراہ ہو گئے تھے۔ عزیز سید غلام احمد صاحب نے کیونجر میں وفد کے آنے پر نہایت ہی اخلاص کے ساتھ محبت بھرا سلوک کیا۔ اور تبلیغ کے لئے بھی راستہ کھولا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی اہلیہ محترمہ کو اس خدمت کی نیک جزا عطا فرمائے اور ان کے اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ؎

صوبہ کیرالہ کے تبلیغی دورہ میں احباب جماعت کے تعاون کا شکریہ

امسال صوبہ کیرالہ کی تبلیغی کانفرنس مٹانور میں ۱۴-۱۵ر فروری کو ہونا طے پائی تھی۔ خاکسار محترم محمد ایم اللہ صاحب نوجوان و مکرم مولوی محمد عمر صاحب انچارج تبلیغ مدراس کی معیت میں اس کانفرنس میں شرکت کے لئے ۱۴ر فروری کو کینانور پہنچا۔ کینانور میں مختصر سا قیام محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کے پاس رہا۔ اور دوپہر کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کی معیت میں اُن کی کار میں ہی شام کو مٹانور پہنچے۔ اور پھر کانفرنس سے واپسی پر بھی قیام ان کے ہاں رہا۔ ڈاکٹر صاحب اور اُن کی اہلیہ محترمہ کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے ہماری آمد و رفت پر اپنے ہاں قیام کا انتظام فرمایا اور تبلیغی وفد کے ممبران کی نہایت ہی محبت کے ساتھ مہمان نوازی کی۔ بلکہ واپسی پر اپنے V.C.R پر مٹانور کانفرنس کے پہلے دن کی پوری کارروائی بھی دکھادی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ کانفرنس کے بعد کینانور۔ کرولائی۔ موگرال۔ پینگاڈی۔ کالی کٹ اور ترپاکور کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور ہر جماعت میں تبلیغی و تربیتی جلسے ہوئے۔ میں ان جماعتوں کے عہدیداران کرام اور احباب کرام کا از حد ممنون ہوں کہ اُنہوں نے خاکسار کی آمد پر تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام رکھ کر مجھے بھی خدمت کا موقع دیا۔ اسی طرح محترم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب انچارج تبلیغ صوبہ کیرالہ اور مولوی محمد عمر صاحب انچارج تبلیغ مدراس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام جماعتوں میں متعین کیا۔ اور پھر میری تقاریر کا ملیالم زبان میں ترجمہ کرکے احباب تک پہنچایا۔ اسی طرح جماعت مدراس کے عہدیداران اور قائد صاحب خدام الاحمدیہ مدراس کا بھی ممنون ہوں کہ مدراس میں میری آمد و رفت کے موقع پر مورخہ ۱۳ اور ۲۴ر فروری کو پبلک جلسوں کا انعقاد کیا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں وقت نکال کر جملہ جماعتوں کی خدمت میں شکریہ کے خطوط (باقی صفحہ ۱۱ پر)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

مجالس انصار اللہ صوبہ اڑیسہ کا پہلا سالانہ اجتماع

جماعت احمدیہ کیرنگ کے ۱۷ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بفضلہ تعالیٰ مجالس انصار اللہ اڑیسہ کو بھی اپنا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مجالس کو چونکہ اجتماع کے پروگرام سے پہلے ہی اطلاع دی جا چکی تھی۔ اس لئے ۲۳ مجالس کے نمائندگان نے اس میں شمولیت اختیار کی۔ حسب پروگرام مورخہ ۲۵/۲/۸۱ کو بعد نماز مغرب اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم قاسم علی صاحب دبہرہ نمائندہ کرڈاپلی نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی تصنیف "پیغام صلح" کے متعدد اقتباسات زبانی سُنائے۔ نمازِ تہجد کے لئے مکرم عبدالمنان خان صاحب نے مائیک پر قرآن کریم کی تلاوت کر کے احباب کو بیدار کیا۔ جبکہ تہجد کی نماز محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد محترم موصوف نے درس بھی دیا جس کے بعد تمام احباب نے اجتماعی طور پر قرآن کریم کی تلاوت کی۔

مورخہ ۲۶/۲/۸۱ کو بوقت دس بجے صبح مسجد احمدیہ کے عقب میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت انصار کا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم عبدالمطلب خان صاحب کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد محترم صدر صاحب نے انصار اللہ کا پرچم لہرایا۔ ازاں بعد خاکسار کی معیت میں تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر مجلس کا عہد دُہرایا۔ مکرم نصیر محمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اور خاکسار نے سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ محترم صدر جلسہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں بعض انتظامی امور کی جانب مجلس کی توجہ مبذول کرائی۔ آپ کے افتتاحی خطاب کے بعد محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس، محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس مرکزیہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے بصیرت افروز اختتامی خطاب میں انصار کو بہت سی مفید اور بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ بعد دُعا یہ جلسہ بوقت ۱۲½ بجے بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس موقع پر آئندہ اجتماع کے انعقاد اور مجالس میں مزید بیداری پیدا کرنے سے متعلق محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی صدارت میں مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی۔ ۳½ بجے بعد دوپہر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت مختلف ورزشی مقابلے ہوئے جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو محترم سیٹھ صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس موقع پر بزرگانِ سلسلہ، معزز مہمانانِ کرام اور مجالس کے نمائندگان کا ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔ جس کے ساتھ ہی ہمارے پہلے اجتماع کی کارروائی بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ ثم الحمد للہ۔

خاکسار: انیس الرحمٰن خان زعیم مجلس کیرنگ و ناظم اعلیٰ مجالس اڑیسہ

تربیتی اجلاس مجلس اطفال الاحمدیہ سونگھڑہ

مورخہ یکم اپریل کو "یومِ اڑیسہ" کی عام تعطیل سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بعد نماز مغرب محلہ کوسمی میں مکرم سید مبشر الدین صاحب کی زیر صدارت مجلس اطفال الاحمدیہ سونگھڑہ کا ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس کے تمام اخراجات بچوں نے خود اپنی جیب سے ادا کئے۔ اور مقامِ اجتماع کی تیاری بھی اپنے ہاتھوں سے کی۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

عزیز سید طاہر احمد کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد عزیز میر طاہر علی نے عہدنامہ دُہرایا۔ اور عزیز رفیق احمد نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ عزیز سیف الرحمٰن نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت" اور عزیز سید طاہر احمد نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اخلاق" کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ عزیز محمد سلیم نے نظم سنائی۔ اور عزیز سید طاہر علی نے عہدنامہ پڑھ کر اس کی وضاحت کی۔ بعدہٗ مکرم سید انوار الدین احمد صاحب بی۔ اے نائب قائد نے اطفال کو اُن کی اہم ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ آخری تقریر خاکسار سید مظہر الدین بی۔ اے نے "مجلس اطفال الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت" کے موضوع پر کی۔ آخر میں صدر مجلس نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بچوں کو ان اخلاقِ فاضلہ کے اپنانے کی تلقین کی۔ دُعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہُوا۔

خاکسار: سید مظہر الدین سیکرٹری تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ۔

دار التبلیغ جموں کی تبلیغی مساعی

عرصہ زیر رپورٹ کے دوران بفضلہ تعالیٰ کشمیر کی بعض اہم شخصیتوں کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کرنے کی توفیق ملی۔ جن میں سے محترمہ بیگم شیخ محمد عبداللہ صاحب وزیر اعلیٰ کشمیر، جناب چوہدری طالب حسین صاحب منسٹر اسمبلی ہسبنڈری۔ جناب محمد ایوب صاحب خان سابق منسٹر کشمیر جناب غلام قادر خان صاحب کسٹوڈین جنرل جموں۔ جناب پروفیسر ایم۔ ایس۔ خان صاحب اور جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان تمام اہم شخصیات نے جماعتی لٹریچر کو بڑی عقیدت اور احترام کے ساتھ قبول کیا۔ اسی عرصہ میں ایک مخلص احمدی دوست کے تعاون سے جموں کے کچھ معززین کے نام اخبار بدر جاری کروایا گیا۔

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے ماہ مارچ میں مسجد احمدیہ پونچھ کی تعمیر و توسیع کے سلسلہ میں علاقہ پونچھ کی جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ مبلغ -/۱۸۹۸ روپے بصورت نقدی اور مبلغ -/۳۶۹۲ روپیہ کے وعدے وصول ہوئے۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جموں میں احمدیہ مہمان خانہ کی تعمیر کے سلسلہ میں کی گئی تحریک میں بھی جماعتیں بفضلہ تعالیٰ پورے اخلاص سے حصہ لے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔ تبلیغی و تربیتی پروگراموں میں محترم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت جموں کا بھرپور تعاون خاکسار کو حاصل ہو رہا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خاکسار:- محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ جموں۔

یادگیر میں یوم تبلیغ

مکرم سیٹھ عبدالبصیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی سرکردگی میں مقامی مجلس نے مورخہ ۵/۴ کو کامیاب یوم تبلیغ منایا۔ جس میں تقریباً ایک درجن خدام نے حصہ لیا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد خاکسار نے اجتماعی دُعا کروائی۔ بعدہٗ خدام کے ہاتھوں میں پند رہویں صدی کا تحفہ "ہمارا دین" کنڑی زبان میں "امن کا پیغام" اور "ہمارا کرشن" نامی کتابچے تھوڑی تھوڑی تعداد میں دیے گئے۔ خدام نے یادگیر کے مین بازار سے تقسیم لٹریچر کا فریضہ انجام دینا شروع کیا۔ اردو پمفلٹ مسلمان بھائیوں تک پہنچایا گیا۔ اور کنڑی کا لٹریچر تعلیم یافتہ ہندو دوستوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس موقعہ پر لٹریچر لینے والوں میں سے بہت سے دوستوں نے خدام سے مختلف نوعیت کے سوالات کئے۔ جن کے بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر سعی کو قبول فرمائے اور خدام کو اس سے بھی بہتر رنگ میں خدمتِ سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار:- عبدالمومن شاہ مبلغ سلسلہ مقیم یادگیر۔

احمدیہ مسلم مشن جمشید پور کی تبلیغی و تربیتی کارگزاری

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو جمشید پور سے ڈالٹین گنج (پلاموں) میں نظارت تبلیغ کے زیر تبلیغ ایک غیر از جماعت دوست مکرم غلام محمد صاحب انصاری کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ موصوف چونکہ خود مستقر پر موجود نہیں تھے اس لئے دیگر عزیزوں کو سلسلہ کا ابتدائی لٹریچر دیا گیا۔ نیز غلام محمد صاحب انصاری کے نام ایک تبلیغی خط اور اُن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب بھی اُن کے والدین کے حوالے کی گئیں۔ گڑھوا ٹاؤن میں بعض سکھ اور مسلمان دوستوں کو سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ ڈالٹین گنج میں چند غیر از جماعت دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ اُن کے ایڈریس حاصل کئے گئے۔ اور ان کے پتوں پر مشن کی طرف سے لٹریچر ارسال کیا گیا۔ لوکل طور پر بعض غیر از جماعت دوستوں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اسی طرح امارتِ شرعیہ بہار و اڑیسہ حلقہ جمشید پور کے ناظم مکرم مولوی عابد حسین صاحب سے ملاقات کی گئی۔ اور انہیں جماعتی لٹریچر پیش کرتے ہوئے مشن کی مساعی اور احمدیت کے پیغام سے آگاہ کیا گیا۔ مکرم سید زکی الحسن صاحب C.M.P. ٹیلکو کو مشن کی طرف سے قرآن کریم انگریزی کا تحفہ اور بعض دیگر کتب پیش کی گئیں۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کیں۔ فالحمد للہ۔ تبلیغی نقطۂ نگاہ کے پیشِ نظر ایک مضمون ہندی میں برادرم مسعود احمد صاحب آف بلاری کے تعاون سے ترتیب دیا گیا جس کو عنقریب پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں سردار گوپال سنگھ صاحب (نامدھاری) ملاقات کیلئے تشریف لائے۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

قسط ہشتم

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ✡ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر میں وفات پائی

(مصنفہ: اے فیبر قیصر)

تلخیص و ترجمہ: محترم منظور احمد صاحب سوز ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

باب ششم ۶

مقصودِ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کشمیر

ہم پھر (حضرت) عیسیٰ کے ہی موضوع پر واپس آتے ہیں۔ ہم اس شہادت و ثبوت کا جائزہ لے چکے ہیں کہ وہ صلیب سے بچ نکلے تھے اور اپنے اسی جسم خاکی میں اپنے شاگردوں کے روبرو آئے اور شاگردوں نے صلیب کے سانحہ کے بعد ان کو اسی جسم میں دیکھ کر خیال کیا کہ گویا یہ ان کا روحانی وجود ہے جس کی انہوں نے عملی طور پر تردید کی..... لیکن چونکہ وہ غیر معینہ مدت تک فلسطین میں قیام نہیں کر سکتے تھے (کیونکہ لوگوں کی نگرانی سے رسوائی کا خدشہ لاحق تھا) اس لئے وہ اپنے منصب کی تکمیل کی غرض سے وہاں گمشدہ اسرائیلی قبائل کی تلاش میں کشمیر کی جانب روانہ ہوئے۔

کنز العمال کی جلد دوم میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یروشلم سے نکلنے میں (حضرت) عیسیٰ کی مدد کی اس کے بعد وہ گلیل کی جانب روانہ ہوئے اور اس خیال سے کہ ان کی شناخت میں ان کے شاگردوں کو بھی خاص دقت ہوتی تھی وہ بھیس ہی بدلے رہے۔

تفسیر ابن جریر میں امام ابو جعفر محمد الطبری تحریر کرتے ہیں کہ (حضرت) عیسیٰ اور ان کی والدہ ماجدہ مریم نے فلسطین کو خیر باد کہہ کر ملک بہ ملک گھومتے ہوئے دور دراز علاقہ کا سفر اختیار کیا اسی ضمن میں یہ دلچسپ امر ہے کہ مقبرہ سے نکل کر (حضرت) عیسیٰ گلیل کے لئے روانہ ہوئے اور یہ شام کو جانے والی کاروانی شاہراہ پر واقع ہے اور وہاں سے براستہ (فرٹائل کریسنٹ) زرخیز دولتِ عثمانیہ عازمِ مشرق ہوئے۔

اگر (حضرت) عیسیٰ نے اسی شاہراہ کو اختیار کیا تھا تو یقیناً وہ دمشق بھی گئے تھے چنانچہ درحقیقت شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ایک جگہ "مقام عیسیٰ" کے نام سے موسوم ہے۔ دیگر روایات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ (حضرت) عیسیٰ نے دمشق میں قیام کیا یاد رہے کہ دمشق کے راستہ پر ہی ان کی ملاقات عیسائیوں کے بدترین معاند سے ہوئی تھی جو بعد میں (حضرت) عیسیٰ کا شاگرد پولوس کہلایا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دمشق کے دوران قیام ہی شاہ نصیبین کا خط (حضرت) عیسیٰ کو موصول ہوا تھا جس میں تحریر کیا گیا تھا کہ وہ سخت بیمار ہے اور ان کی امداد کا طالب ہے۔ چنانچہ (حضرت) عیسیٰ نے جواباً تحریر کیا کہ وہ اپنے کسی شاگرد کو بادشاہ کی خدمت میں روانہ کریں گے اور بعد میں خود بھی ملاقات کو آئیں گے کیونکہ انہیں یہ علم تھا کہ بعض گمشدہ قبائل نصیبین میں بھی آباد ہو گئے تھے۔

"باقیات سلف" میں جوزفس (JOSEPHUS) ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ...... دمشق کو خیر باد کہنے کا وقت آ پہنچا کیونکہ پولوس کی تبدیلی عقیدہ نے یہودیوں کو مشتعل کر دیا تھا اور وہ (حضرت) عیسیٰ کو پھر ماخوذ کرنا چاہتے تھے۔

میر خواند اپنی شہرہ آفاق تاریخ "روضۃ الصفا" کی جلد اول صفحہ ۱۳۴ پر لکھتے ہیں کہ "تب (حضرت) عیسیٰ اور (حضرت) مریم نے اس شہر کو الوداع کہا اور شام میں داخل ہوئے"..... حضرت مریم کی معیت کی تصدیق فقیر محمد کی "جمیع التواریخ" سے بھی ہوتی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ (حضرت) عیسیٰ نے پیادہ پا سفر کیا اور نصیبین پہنچے جہاں انہوں نے شاہ نصیبین کو تبلیغ کی۔

"تنسیق النواریخ" میں بھی یہی کچھ بیان کیا گیا ہے لیکن ان ہر دو میں یہ تفصیل موجود نہیں کہ آیا (حضرت) عیسیٰ نے نصیبین میں زیادہ دیر قیام کیوں نہیں کیا؟ البتہ تفسیر ابن جریر بیان کرتی ہے کہ نصیبین کے لوگ چونکہ اس کے مخالف ہو گئے تھے اور ان کو قتل کر دینا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے وہاں مزید قیام نہیں کیا۔

نذیر احمد کی تحقیق کے مطابق (حضرت) عیسیٰ کے دورِ حیات میں تین شہر نصیبین کے نام سے موسوم تھے۔ ایک موصل اور شام کے درمیان اور ایک دریائے فرات کے کنارے پر اور ایک افغانستان میں جلال آباد کے نزدیک۔ شیخ الامام شہاب الدین ابن عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الحموی الرومی البغدادی کی "معجم البلدان" کے مطابق اوّل الذکر موصل سے چھ دن کی مسافت پر اس کاروانی راہ پر آباد ہے جو میڈیٹرین سے خلیج فارس تک آتی ہے۔ یہ صراحت موجودہ نصیبین پر چسپاں ہوتی ہے جو ترکی میں شام کی سرحد کے قریب واقع ہے۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نصیبین کے بعد (حضرت) عیسیٰ نے "یوز آصف" کے لقب کے ساتھ مزید سفر کیا تھا کیونکہ اس کے بعد وہ جن جن علاقوں سے گزرے وہاں کی تحریری اور زبانی روایات میں انہیں اسی لقب سے یاد کیا گیا ہے۔..... فرہنگ جہانگیری اور انجمن آرائے ناصری میں آصف کے معنی مالک عربی بیان کئے گئے ہیں اور بُرہانِ قاطع کے بموجب یہ برکیہ کے بیٹے کا نام ہے جو بنی اسرائیل کا سب سے زیادہ عالم و فاضل شخص تھا۔ اس نام کے دوسرے جزو "یوز" کے معنی فرہنگ آنندراج کے بموجب لیڈر کے ہیں۔

لیکن یوز آصف کی واضح تشریح "فرہنگ آصفیہ" پیش کرتی ہے اس کی تشریح کے بموجب چونکہ (حضرت) عیسیٰ کوڑھیوں کو پاک و صاف کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب ان کا کوڑھ اور معذوری کلیتہً جاتی رہتی تھی تو وہ آصف کہلاتے۔ لہٰذا یوز آصف کے معنی ہوئے شفایاب کوڑھیوں کا لیڈر جو (حضرت) عیسیٰ کی روایت سے نہایت موزوں لقب ہے۔

اپنا یہ سفر جاری رکھتے ہوئے (حضرت) عیسیٰ جب ایران پہنچے مقامی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ "یوز آصف" نامی ایک شخص وہاں پہنچا تھا اور اس کی تبلیغ کے نتیجہ میں لوگ اس کے پیرو ہو گئے تھے ان روایات کی تصدیق احوال الالیان پارسی سے بھی ہوتی ہے جو یوز آصف کو (حضرت) عیسیٰ بتاتی ہے اسی نوع کے آثار و شواہد افغانستان غزنی اور جلال آباد میں بھی ملتے ہیں۔

مشرق میں (حضرت) عیسیٰ کا مزید سراغ ٹیکسلا (پاکستان) کے گرد و نواح میں ملتا ہے یہاں سے اپنے سفر کے دوران ان کا گزر ہوا۔ تھوما کی سفر محرفہ (تھوما کے اعمال) کی تحریر کے بموجب تھوما راجہ گونڈا فرس کے بھائی گاڈ کے بیٹے کی شادی کی تقریب میں شریک تھا جب یہ تقریبات اختتام پذیر ہوئیں تو:—

"..... تھوما بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا گیا دولہا نے اس پردہ کو اٹھایا جو اس کے اور دلہن کے درمیان کھنچا ہوا تھا اور اس نے تھوما کو دلہن سے محو گفتگو پایا اس نے متعجب ہو کر پوچھا آپ یہاں کس طرح موجود ہیں کیا میں نے آپ کو رخصت ہوتے وقت نہیں دیکھا تھا انہوں نے جواب دیا میں تھوما نہیں بلکہ اس کا بھائی ہوں۔"

اس کی اہمیت یوحنا (۲۰:۲۴) سے ظاہر ہوتی ہے جس میں تھوما کو 'توام' کا نام دیا گیا ہے آرامی لفظ 'تیوما' کے مترادف ہے کیونکہ تھوما غیر معمولی طور پر (حضرت) عیسیٰ سے مشابہ تھا۔

اس امر کی اہمیت اس امر سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ تھوما کے سفر محرفہ (تھوما کے اعمال) تھوما اور مریم کو (حضرت) عیسیٰ کی معیت میں ظاہر کرتی ہے۔

نہ کر یروشلم میں شاگردوں کے ساتھ اس روایت کے مطابق کشمیر کے سفر میں تھوما (حضرت) عیسیٰ کے ہمراہ تھا اور ان کی وفات تک کشمیر میں ہی رہا۔

(ملاحظہ ہو شیخ السعید الصادق کمال الدین)

اور اس کے بعد جنوبی ہند کی طرف عازم سفر ہوا اور بالآخر اس نے میلاپور مدراس میں وفات پائی

حضرت مریم کی پاکستان میں تدفین ہوئی

ٹیکسلا سے نکل کر (حضرت) عیسیٰ (حضرت) مریم اور تھوما کشمیر کے لئے روانہ ہوئے لیکن حضرت مریم اس جنتِ ارضی تک نہ پہنچ سکیں۔

وہ اس طول طویل تکلیف دہ سفر کی صعوبتوں کو مزید برداشت نہ کر سکنے کے باعث مری نامی ایک چھوٹے سے قصبہ میں ہی وفات پا گئیں جو ٹیکسلا سے چالیس اور راولپنڈی سے تیس میل کی دوری پر ہے ان کی تدفین کی جگہ پنڈی پوائنٹ کہلاتی ہے اور ان کا مقبرہ "مائی مری دا استھان" کے نام سے مشہور ہے۔

یہودیوں کے رواج کے مطابق ان کا [illegible] بھی (حضرت) عیسیٰ کے مقبرہ کی [illegible] شرقاً غرباً ہے جو مسلمانوں کے [illegible] شمالاً جنوباً مقبروں کے برعکس ہے ممتاز احمد فاروقی اپنی کتاب "شکستگیٔ صلیب" میں تحریر کرتے ہیں کہ جس وقت (حضرت) مریم کی وفات ہوئی اس وقت ہندو راجے ملک میں حکومت کرتے تھے۔ ہندو توہم پرست قوم ہے لہٰذا ان کو پہاڑ کی چوٹی پر جو مقبرہ نظر پڑا انہوں نے اس کی پرستش بھی شروع کر دی اس کے بعد مسلمانوں کے دورِ حکومت میں بھی اس کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا گیا کیونکہ ہندو قوم تو مردے کو جلاتی ہے لہٰذا انہوں نے خیال کیا کہ یہ کسی اہل کتاب کا ہی مزار ہوگا۔

انگریزوں کی نوآبادیاتی حکومت نے ۱۸۹۸ء میں اس مقبرہ کے نزدیک حفاظتی مینار (DEFENSIVE TOWER) کی تعمیر کی کیونکہ یہ مقام مرجع خلائق تھا۔ [illegible] ۱۹۱۶ء میں اس فوجی پڑاؤ کے [illegible] کیپٹن رچرڈسن نے اس مقبرہ کو منہدم کر دینا چاہا تاکہ عوام اس جگہ سے دور دور رہیں اس پر ایک شور برپا ہوا نتیجۃً میونسپل کونسل کو انہدام کی اس کارروائی کو رد کرنے کے لئے نہ صرف دخل دینا پڑا بلکہ اس نے تحقیقاتی کمیٹی کی بھی تشکیل کی اس کمیٹی کی رپورٹ مری میونسپل کونسل میں آج بھی موجود ہے اس میں متعدد شہادتوں کی بنیاد پر اس جگہ کے تقدس کو تسلیم کیا گیا ہے اور وضاحت کی گئی ہے کہ صاحب مزار ولیوں کی خصوصیات کا حامل تھا اور ہندو اور مسلمان ہر دو قومیں اس مزار کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتی تھیں اور یہ کہ قحط زدہ خشک سالی کے ایام میں اس مزار کی نذر نیاز عام طور پر بارانِ رحمت کا موجب ہوتی تھی۔ اس امر کی مزید تصدیق اس تحقیقی کمیٹی کے انچارج افسر نے بھی کی کہ ۱۷-۱۹۱۶ء کی خشک سالی کے لئے جب اس مزار پر نذر نیاز کی گئی تو بروقت بارش ہونا شروع ہو گئی چنانچہ اس تحقیقی کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق اس مزار کے انہدام کی کارروائی منسوخ ہو گئی کچھ عرصہ کے بعد ایک حادثہ کے نتیجہ میں کیپٹن رچرڈسن سخت مجروح ہوا تو لوگوں نے خیال ظاہر کیا کہ یہ اس مزار کے عتاب کا نتیجہ ہے۔

۱۹۵۰ء میں خواجہ نذیر احمد کی سعی و کوشش سے اس مزار کی مرمت بھی ہوئی اور چونکہ حفاظتی بنیاد اپنی افادیت کھو چکا تھا۔ لہٰذا اس کو منہدم کر دیا گیا۔ اور اب اس کی جگہ ٹیلی ویژن کا مینار تعمیر ہو گیا ہے۔

سبزہ زار عیسیٰ — راہ کشمیر

(حضرت) عیسیٰ مری سے روانہ ہو کر "یس مارگ" (یعنی سبزہ زارِ عیسیٰ) کشمیر میں داخل ہوئے۔ یہ وادی حسین اور سرسبز ہے اور اس کی ڈھلان جنگلات سے ڈھکی ہوئی ہے تمام وادی یادو قوم سے آباد ہے جو اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل کی اولاد ہیں۔ یہ لوگ چرواہوں کی زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کی گزر اوقات ان کے اپنے ریوڑوں پر ہی منحصر ہے یہ وادی اس راہ پر واقع ہے جو تاجر اور سوداگران افغانستان سے کشمیر کی وادی تاغان کے لئے اختیار کیا کرتے تھے اسی راہ پر مزید جانب مشرق "عش مقام" آتا ہے۔ اس نام کا ابتدائی جزو لفظ عیسیٰ سے اخذ کیا گیا ہے۔ چنانچہ نورنامہ کی تصدیق کے بموجب عش مقام کا مطلب وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ نے اپنے طویل سفر کے دوران قیام کیا تھا۔

عش مقام اب مسلمانوں کی تولیت میں ہے اور وہاں "خدا کے مینڈھے" کے سینگ بھی بطور تبرک نصب کئے گئے ہیں اس کے علاوہ وہاں "عصا عیسیٰ" بھی موجود ہے مگر وہاں کے ذمہ دار افراد جن کی تحویل میں یہ سب اشیاء ہیں کا کہنا ہے کہ یہ "عصا" دراصل موسیٰ کا ہے۔ جن کے کشمیر کے تعلق کے بارہ میں ہم آئندہ باب پر غور کریں گے۔

(حضرت) عیسیٰ کی کشمیر میں موجودگی کے بارہ میں بعض تاریخی دستاویزات پر غور کرنے سے قبل میں بعض تاریخی اور جغرافیائی نام پیش کرتا ہوں جن میں حضرت عیسیٰ کے نام کا اشارہ ملتا ہے۔

(۱) یس مارگ (۲) یس منگلا
(۳) یس ناگ (۴) عش مقام
(۵) یسو میدان

حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں بود و باش اختیار کی

اب ہم ان تحریرات کا جائزہ لیتے ہیں جو (حضرت) عیسیٰ کے کشمیر میں قیام اور وہیں پر ان کی وفات کی تصدیق کرتی ہیں۔

کشمیر کا پہلا تاریخ نویس ملا نادری اپنی کتاب تاریخ کشمیر میں تحریر کرتا ہے کہ یوز آصف نے ۵۴ ویں سال میں اپنے پیغام کا اعلان کیا (اس تاریخ سے کیا مراد ہے اس کا جائزہ بعد میں لیا جائے گا۔ محولہ متعلقہ تحریر درج ذیل ہے۔

"راجہ نے گوپانند نام اختیار کرتے ہوئے وادیٔ کشمیر میں اپنی کارروائیوں کا آغاز کیا اس کے دورِ حکومت میں بہت سے مندر کی تعمیر ہوئی اس نے سلیمان نامی (معمار) کو فارس سے بلایا تاکہ پہاڑی پر واقع درگاہ تختِ سلیمان کی مرمت کرائے لیکن ہندوؤں نے اعتراض کیا کہ چونکہ وہ ہندو نہیں ہے لہٰذا اس مقدس مقبرہ کو اس کی تحویل میں نہیں دیا جا سکتا۔

اسی زمانہ میں یوز آصف فلسطین سے وادیٔ کشمیر میں وارد ہوئے اور کشمیر میں اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا وہ انتہائی پاکباز اور خدا رسیدہ بزرگ تھے اور انہوں نے اپنے شب و روز اپنے اسی پیغام کی اشاعت کے لئے وقف کر دئے تھے وہ کشمیر کے لوگوں کے لئے خدا کا کلام لائے تھے اور بہت سے لوگ ان کے شاگرد اور پیروکار ہو گئے۔ راجہ نے ان سے درخواست کی کہ وہ ہندوؤں کی بھی راہنمائی فرمائیں۔

چنانچہ "تختِ سلیمان" سلیمان کی تحویل میں دے دیا گیا اور اس نے وہاں چار ستون تعمیر کئے اور ان پر مندرجہ ذیل عبارت کندہ کی

ان ستونوں کے معمار بہشتی زرگر
.... سال ۵۴
اور خواجہ رکن ابن میر جان سال ۵۴
یوز آصف نے نبوت کا دعویٰ کیا
وہ اسرائیل کے قبیلہ کے یوزر ہیں

جہانگیر کے دورِ حکومت میں جب خواجہ حیدر ملک چاڈورہ (CHADURA) نے تاریخ کشمیر تحریر کی اسی وقت یہ کندہ کی ہوئی عبارت واضح تھی۔

(مزید ملاحظہ ہو تاریخ کشمیر از پیرزادہ غلام حسین)

تختِ سلیمان کی یہ درگاہ سرینگر کے جانب مشرق پہاڑ پر واقع ہے اور ایک دلفریب نظارہ پیش کرتی ہے۔

(باقی)

درخواستہائے دعا

● — مورخہ ۸۱-۳-۱۸ کو شملہ میں ایک حادثہ پیش آجانے کی وجہ سے مکرم عبدالمجید صاحب بڈر نامرآباد کشمیر کی ٹانگ میں شدید چوٹ آئی ہے پہلی مرتبہ ہڈی کا جوڑ ٹھیک نہیں بیٹھ سکا جس کی وجہ سے دوبارہ امرتسر میں پلستر چڑھایا گیا ہے اب موصوف بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہیں تاہم کمزوری کی وجہ سے چلنے میں سہارے سے کام لینا پڑتا ہے۔ موصوف مبلغ ۱۰/- روپے امانتِ بدر میں جمع کراتے ہوئے اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

● — برادرم مکرم میر احمد عارف صاحب جڑچرلہ (آندھرا) اپنے نیک مقاصد میں نمایاں کامیابی کے حصول اور خدمتِ دین کی دلی خواہشات کی تکمیل کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں

(ایڈیٹر بدر)

اسلام اور مسیح موعودؑ کی آمد کے ایک عظیم نمائش کا انعقاد

بقیہ صفحہ اول

۵ - روزمرہ اخبار NATION میں جاری طرف سے ایک مضمون مع تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام شائع ہوا۔

افتتاحی تقریب :- ۲۲ فروری کی صبح کو تمام مواد کو آرڈر میں ترتیب دے کر پارلا ہال میں پہنچا دیا گیا جہاں خدام رات گیارہ بجے تک میٹنگ میں مصروف رہے اگلے روز یعنی ۲۳ کو ۱/۲-۴ بجے احباب و مدعوئین پارلا ہال کے اس حصہ میں جمع ہو گئے جو افتتاحیہ تقریب کے لئے مخصوص تھا۔ ہمارے اس فنکشن کے مہمان خصوصی آنریبل سر جگت سنگھ وزیر تعلیم و کلچر مورتھے انہی کی صدارت میں تقریب منعقد ہوئی مکرم حسن رمضان صاحب نے سورہ صف کے پہلے رکوع کی تلاوت کی اور مکرم احمد علی صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی بعد ازیں خاکسار نے استقبالیہ تقریر کی جس میں حاضرین کو نمائش کے مقصد سے آگاہ کیا۔

راقم الحروف کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ ماریشس کے نیشنل پریذیڈنٹ جناب شمس الحق بادعلی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جانب سے موصولہ ٹیلیگرام اور مکرم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

"مجھے معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ لوگ چودھویں صدی اور مسیح موعودؑ کی آمد پر ایک نمائش منعقد کر رہے ہیں میں اس نمائش کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ عظیم انقلاب جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے حق میں رونما ہوا وہ دراصل اسلام کے غلبہ اور آخری انقلاب کی بنیاد ہے جو پندرہویں صدی میں ظہور پذیر ہونے والا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ تمام مذاہب کے لئے موعود مصلح کی حیثیت سے مبعوث ہوئے ہیں اور آپ کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں امن و خوشی کا دور دورہ ہو دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرماوے اور آپ کی مساعی کو کامیابی سے نوازے آمین

خلیفۃ المسیح

پیغام وکیل التبشیر صاحب

پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ ماریشس کے زیر اہتمام ایک نمائش کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ دعا ہے کہ قادر مطلق اسے کامیاب بنائے اور متلاشیان حق کے لئے موجب فیض ہو۔ یہ نمائش چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور نئی صدی کے آغاز کو منانے کے لئے منعقد کی جا رہی ہے۔ چودھویں صدی اسلامی تاریخ میں مسیح موعود اور ورلڈ ریفارمر کی آمد کے لئے کافی مشہور تھی جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے ایسے ورلڈ ریفارمر کی حیثیت سے دعویٰ کیا ہے جن کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مذہبی کتب نے پیشگوئیاں کی تھیں۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ ان پر ایمان لائے ہیں اور حضرت احمد علیہ السلام کے الفاظ میں آپ اللہ تعالیٰ کی وہ متقی اور راستباز جماعت ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے بیش از بیش برکات عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ (ازالہ اوہام) آج اس نمائش میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے کاموں کو واضح کر کے آپ لوگوں کو بتائیں گے کہ وہ منتظر مسیح آ چکا ہے۔ درحقیقت اس اعلان سے آپ کا مقصد یہ ہے کہ آپ دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اب اور کوئی مسیح نہیں آئے گا سوائے اس کے جس نے چودھویں صدی میں دعویٰ کیا مجھے امید ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ لوگ جو چودھویں صدی میں مسیح موعود کا انتظار کرتے رہے ہیں اب جب کہ صدی ختم ہو گئی ہے وہ احمدیہ جماعت میں شامل ہو جائیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کو حاصل کرنے والے بنیں"

والسلام

نذیر احمد مبشر

آنریبل سر کھر جگدت سنگھ وزیر تعلیم کا خطاب

مذکورہ پیغامات سنانے کے بعد تقریب کے صدر جناب آنریبل سر کھر جگت سنگھ وزیر تعلیم نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں اس عظیم تقریب میں شریک ہو کر بہت مسرور ہوا ہوں۔ آپ نے ایک نبی کی زندگی اور تعلیم کے موضوع پر ایک نمائش کا اہتمام کیا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ آپ لوگ اس نمائش کے ذریعہ نوجوان نسل کی تربیت کریں گے اور یہ نمائش نبی کی تعلیم کو زیادہ اچھے رنگ میں سمجھنے میں مدد دے گی اور آپ کے ایمان اور مستقبل میں اعتماد کو مضبوط کرنے کا باعث ہو گی۔ ماریشس کی خوش قسمتی ہے کہ اس چھوٹے سے جزیرہ میں تمام مذاہب اور عقائد کے نمائندگان پائے جاتے ہیں۔ میری رائے میں آپ کی جماعت نے جس سے مختلف کاموں میں میرا خاصہ تعلق رہا ہے ہمارے ملک میں بہت سوشل کام کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مولانا صاحب کی قیادت میں آپ لوگ متحد ہو کر اپنے کاموں کو جاری رکھیں گے۔ اپنے ایمان اور اعتماد کو مضبوط کریں گے میں ایک بار اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں

وزیر موصوف کی تقریر کے بعد جناب نیشنل پریذیڈنٹ صاحب نے تمام حاضرین اور معزز مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا بعدہ اجتماعی دعا ہوئی اور تمام حاضرین معزز مہمان کی قیادت میں نمائش ہال کے مین دروازہ پر پہنچے جہاں پر مکرم موصوف نے ربن کاٹ کر نمائش کا افتتاح کیا اور بعد ازاں تمام حاضرین نمائش گاہ میں داخل ہو گئے۔

عزت مآب سر کھر جگت سنگھ ایک دوسری تقریب کے باعث زیادہ دیر تک ہمارے ساتھ نہ رہ سکے ان کی روانگی سے قبل خاکسار نے انہیں کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی نشاۃ ثانیہ مصنفہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بطور تحفہ پیش کی جو انہوں نے بخوشی قبول کی۔ دیگر معزز مہمان دیر تک نمائش وزٹ کرتے رہے۔

نمائش پر ایک نظر

پارلا ہال کا بیرونی اور اندرونی رنگا رنگ کی جھنڈیوں اور قطعات سے خوب سجایا گیا تھا۔ بڑے گیٹ کو مندرجہ ذیل قطعات سے مزین کیا گیا تھا۔ اھلاً وسھلاً و مرحباً، اسلام اور مسیح موعود کی آمد پر نمائش، لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ.. LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

اور میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

ہال کے اندرون میں نہایت خوبصورت ریشمی کپڑوں پر مندرجہ ذیل عبارت نمائش گاہ کے حسن کو دوبالا کر رہی تھیں۔ ادعونی استجب لکم الخیر کلہ فی القرآن۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ نمائش میں داخل ہوتے ہی انسان کو یہ احساس ہوتا تھا کہ تمام مواد ایک خاص ترتیب اور سلیقہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے میونسپلٹی پورٹ لوئیس سے حاصل کئے گئے بڑے صاف ستھرے اسٹینڈز بہت مفید ثابت ہوئے۔ نمائش کے مواد کو درجہ ذیل ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔

اسلام، قرآن، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء، اسلام کا تعارف اور اغیار کی آراء، مسیح موعود کے متعلق ویدک پیشگوئی۔ بائیبل کے مطابق مسیح کی آمد ثانی اور قرآن و حدیث کی رو سے ظہور مسیح و مہدی کی نشانیاں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دعاوی صداقت کے دلائل آپ کا دعویٰ نبوت اور نبوت کا فلسفہ حضرت اقدس کے معجزات اور پیشگوئیاں وفات حضرت عیسیٰ ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں فوت ہوئے۔ مقدس کفن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فلسطین سے ہجرت اور کشمیر میں وفات لندن میں احمدیہ جماعت کے ماتحت کسر صلیب کانفرنس بین الاقوامی جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں، نقشہ عالم پر مشنوں کی نشاندہی اور میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اسپین میں ۷ سو سال کے بعد مسجد کی تعمیر کا تاریخ ساز واقعہ۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ تراجم قرآن مجید۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کا سیٹ جن میں سے اکثر وہ ایڈیشنز ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شائع ہوئے تھے۔

نمائش کے دوران ہمارے خدام رضا کاروں کی فدائیت لاشبہ قابل رشک تھی ان میں بعض تو اس ڈیوٹی پر فائز تھے کہ وہ آنے والوں کا استقبال کریں اور بعض وہ تھے جو زائرین کو نمائش کی وضاحت کرنے کے لئے متعین تھے چشم بینا نے دیکھا کہ اعتراضات کی بوچھار ہوتی رہی لیکن مسیح محمدی کے غلام حضرت رحمۃ للعالمین کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہر تنقید کا بہت ہی تحمل سے جواب دیتے رہے۔

نمائش میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیبی موت سے نجات پانے والے چارٹس پر بہت ہجوم دیکھا گیا یہ زائرین اکثر عیسائی تھے ان میں سے بہتوں کے لئے یہ انکشاف بہت ہی حیرت انگیز تھا ان میں بعض سکالرز اور پادری بھی آئے لیکن حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام جن کو خدا نے کاسر صلیب بنا کر بھیجا ہے ان کے ادنیٰ غلاموں کے ہاتھوں صلیبی عقیدہ پاش پاش ہوتا نظر آ رہا تھا۔

مواد کے لحاظ سے نمائش کا سٹینڈرڈ اتنا بلند تھا کہ اپنے اور غیر سبھی حوالہ جات نوٹ کر رہے تھے۔ بعض اہم چارٹس کے نیچے متعلقہ کتب کے نام بھی درج کئے گئے تھے تاکہ اگر کوئی زائر کسی موضوع پر زیادہ تفصیل معلوم کرنا چاہے تو وہ متعلقہ کتب کا مطالعہ

نیشنل ٹیلی ویژن پر راقم الحروف کا انٹرویو

۲۶/۲/۸۱ بروز جمعرات ٹیلی ویژن پر خاکسار کا نمائش سے متعلق ایک انٹرویو نشر ہوا ٹیلی ویژن کی رپورٹر کے سوالات کے جواب میں خاکسار نے نمائش کے مقاصد اور اس سے متعلقہ دیگر امور پر روشنی ڈالی انٹرویو میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ صداقت احمدیہ اور بین الاقوامی سرگرمیوں کا ذکر بھی کیا گیا۔ یہ انٹرویو تقریباً ۵ منٹ کا تھا خاکسار نے ماریشس پبلک سے اپیل بھی کی کہ وہ نمائش کو وزٹ کریں آخر میں حکومت ماریشس کا شکریہ ادا کیا جس کی فیاضی نے راقم الحروف کو اہل ماریشس کو خطاب کرنے کا موقع دیا۔

نمائش غیروں کی نظر میں:-

ہماری اس تبلیغی کارکردگی نے تمام طبقوں کو اپنی طرف کھینچا جن میں سے مندرجہ ذیل اہم شخصیتیں قابل ذکر ہیں۔ ماریشس کی رولنگ لیبر پارٹی کے صدر جناب آنریبل برٹی ڈیوڈ ایم ایل اے۔ راماکرشنا مشن کے صدر سوامی بالاراماننداجی۔ اینگلیکن چرچ کے نمائندے بشپ ریونڈ جارج برگ پبلک سروس کمشن کے ممبر جناب سوکن گایا صاحب پریذیڈنسی کالج کے مالک جوگنی ایم تن صاحب اور ٹائمز بریگیڈز کے سابق چیف سپرنٹنڈنٹ تغا نکل۔

ہمارے ریکارڈ کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ غیر از جماعت افراد نے وزیٹرز بک پر دستخط کئے ہیں اور اپنے تاثرات اور تجاویز چھوڑی ہیں اس کے علاوہ کثیر تعداد اُن لوگوں کی تھی جنہوں نے وزیٹرز بک پر دستخط نہیں کئے اور نہ ہی ہجوم میں سب سے دستخط لینا ممکن تھا۔ ذیل میں چند غیر از جماعت دوستوں کے تاثرات درج کئے جاتے ہیں۔

والفضل ما شهدت به الاعداء

۱:- گورنمنٹ کالج کے عیسائی پروفیسر مسٹر نوسبرٹ بیلو بٹ :- میں نمائش کے اعلیٰ معیار سے بہت متاثر ہوا ہوں اور احمدیہ تحریک کے متعلق میری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے

۲:- مسلمان آفیسر جی رو حامی :- "میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق پڑھ کر بہت متاثر ہوا ہوں اسی طرح احمدیہ جماعت کے عظیم کام اور فدائیت سے بھی بہت متاثر ہوا ہوں"

۳:- ہندو زائر مسٹر Emiah Toolay "یہ نمائش اسلامی تہذیب کی شاہکار ہے"

۴:- فینکس کے ایک مسلمان ٹیچر:- "اپنی زندگی میں بہترین نمائش میں نے دیکھی ہے"

۵:- غیر مسلم دوست مسٹر دانیال :- "میں مذہب اسلام کے بارہ میں کچھ نہیں جانتا تھا اب میں بہت سی معلومات حاصل کر کے بہت خوش ہوں"

۶:- ہندو زائر مسٹر نادس پاٹن :- "میں نمائش کے تمام حقائق سے متفق ہوں اور حضرت احمد اپنے دعویٰ میں سچے ہیں"

۷:- مسٹر کے کرس توف (عیسائی) "میں ایک کیتھولک ہوں میں اس نمائش کو بہت سراہتا ہوں"

۸:- مسٹر ننداپونیا سامی :- "نمائش بہت دلچسپ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کے مواد کو پڑھ کر تمام اقوام ایک دوسرے کے قریب آجائیں گی"

۹:- ہندو زائر مسٹر بی۔ ناراین :- "نوجوانوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کا پہلا قدم ہے"

۱۰:- مسلمان خاتون ایچ رحمت علی روز ہل "نمائش بہت دلچسپ ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے"

۱۱:- عیسائی زائر مسٹر جی۔ لیوتے۔ "میں آپ لوگوں کے کام کو سراہتا ہوں آپ لوگوں نے اہل ماریشس کے سامنے اسلام کا وجود پیش کیا ہے"

۱۲:- مسلمان زائر مسٹر ایم صاحب دین اقوام "یہ نمائش اسلام کی اشاعت کا بہترین طریقہ ہے"

۱۳:- ایک غیر مسلم جی فینیت نے کہا "نمائش بہت گہری سوچ اور غور کو دعوت دیتی ہے اور اس کا مواد بہت قائل کرنے والا ہے۔"

۱۴:- مسٹر این سوپرامانن غیر مسلم زائر "بہت دلچسپ ہے اور اسے تمام لوگوں کو دیکھنا چاہیئے"

۱۵:- عیسائی زائر مسٹر یاں مارٹن "نمائش بہت دلچسپ ہے امید کرتا ہوں کہ اس کا مزید انعقاد کریں گے۔"

متفرق امور کا ذکر:- (۱) نمائش گاہ میں تشریف لانے والے زائرین کو مندرجہ ذیل لٹریچر مفت دیا گیا۔ "پمفلٹ مسیح اور مہدی آگیا ہے۔" "پمفلٹ احمدیہ مشن ماریشس کا تعارف" اُن کا پیغام اور حرف انتباہ"۔ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مع فرانسیسی ترجمہ۔

(۲) نمائش کے موقع کے لئے شائع کردہ Le Message کا خاص نمبر زائرین میں مفت تقسیم کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت آپ کے عظیم کاموں اور احمدیہ تحریک کی بین الاقوامی سرگرمیوں پر مشتمل مضامین تھے۔

(۳) اس موقع پر کتب فروخت کرنے کا اسٹال بھی لگایا گیا۔ بہت سی کتب فروخت ہوئیں۔ اور بعض کتب بطور تحفہ پیش کی گئیں۔

(۴) نمائش کے تمام حصوں کی تصاویر تیار کی گئی ہیں افتتاحیہ تقریب اور نمائش کے نظاروں کی سلائیڈز اور مووی فلم بھی تیار کروائی گئی ہے۔

(۵) نمائش کے افتتاح اور اندرونی حصہ کے مواد کو ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا اور تین زبانوں میں تصاویر کے ساتھ خبروں میں احمدیہ جماعت کی نمائش کی خبر نشر ہوئی۔

(۶) ایک ہزار سے زائد غیر از جماعت لوگوں نے جیں اپنے ایڈریس دیئے اور بعض نے مزید رابطہ رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

نمائش کا چرچا اور مذہبی اور سیاسی حلقوں کا ردِ عمل

الٰہی جماعتوں کی مخالفت ہی ان کی صداقت کی دلیل ہوا کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ ماریشس کی یہ شاندار اور قابل ستائش کارکردگی بھی معاندین اسلام کی صفوں میں بے چینی اور حسد پیدا کرنے کا باعث ہوئی انہوں نے ہمارے دلائل کا جواب کیا دینا تھا انہیں یہ فکر دامنگیر ہوگئی کہ کہیں ان کے معتقدین اسلام کے حلقہ بگوش نہ ہو جائیں۔ چنانچہ کیتھولک چرچ کے چیف بشپ REV JEAN MARGEOT نے ہماری نمائش کے دنوں میں کیتھولک تہوار ایسٹر کے دوران عیسائیوں کے نام پہلی مرتبہ لوکل زبان کریول میں ایک لمبا پیغام دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ عیسائی لوگ اس کو سمجھ کر اپنے عقیدہ پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ ان کے اس پیغام کا خلاصہ یہ تھا کہ عیسائیوں کے عقاید کی بنیاد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے۔

اسی طرح ہفت روزہ اخبار Horizon Nouveaux کے مارچ ۱۹۸۱ء کے پہلے شمارہ میں ہماری نمائش کی تنقید کرتے ہوئے ہماری طرف بہت سی غلط باتیں منسوب کر دیں لیکن مضمون کے آخر میں کہا کہ احمدی رضا کاروں نے جس فدائیت سنجیدگی اور قربانی کے ساتھ اس نمائش کو منعقد کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔

ایک ہفت روزہ اخبار The Mauritius Times میں ایک ہندو جوگی مسٹر ایم رمن نے ایک خط کے ذریعہ ہماری نمائش اور اعلیٰ تنظیم کی بہت تعریف کی لیکن ساتھ ہی اس بات کو ہدف تنقید بنایا کہ احمدیہ جماعت کے لوگ کہتے ہیں کہ عنقریب اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے گا انہوں نے اپنے خط میں ہندوؤں کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے مذہب پر مضبوطی سے قائم رہیں

شکریہ احباب اور دعا کی درخواست

اس نمائش کی تیاری میں جن احباب نے غیر معمولی محنت اور فدائیت کا ثبوت دیا ان کے ذیل میں نام درج کئے جاتے ہیں مکرم ناظم الدین بگھلو صاحب، مکرم حامد علی بخش صاحب، مکرم مبارک احمد بدھن صاحب مکرم ظفر اللہ ڈومن صاحب، مکرم غلام احمد خدا بخش صاحب، مکرم عزیز احمد تیجو صاحب مکرم مبارک احمد سلطان غوث صاحب مکرم یوسف یعقوب صاحب، مکرم صادق جہانگیر صاحب، مکرم نصیر امیر الدین صاحب مکرم یوسف صالح اچھا صاحب، مکرم نذیر احمد دریپول مکرم ابو سعید علی بخش صاحب مکرم نذیر بخت صاحب مکرم مبشر ڈومن صاحب مکرم مختار احمد تیجو مکرم نظام حسینی صاحب مکرم غلام مقصود علی صاحب فجزاھم اللہ۔

آخر میں درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر قدم مارنے کی توفیق دے اور اپنے پیارے اور مقدس دین اسلام کی مقبول خدمت بجا لانے کی طاقت عطاء فرمائے آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم برادرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج میڈیکل آفیسر احمدیہ ہسپتال آگونا سویڈرو (گھانا) کو مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۸۱ء ایک بچی کے بعد پہلا بیٹا عطاء فرمایا ہے۔ الحمد للہ عزیز نومولود مکرم غلام مصطفیٰ صاحب جماعت احمدیہ کنگ اٹلیسہ کا پوتا اور مکرم سید محمد سرور صاحب جماعت احمدیہ بھوبنیشر کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک، صالح، خادم دین بنائے برکتوں بھری لمبی عمر عطاء کرے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

خاکسار:- سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ

اسرٹن ریجن گھانا (مغربی افریقہ)

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی ـ بقیہ صفحہ (۶)

اُن سے تبادلہ خیالات ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اُصول کی فلاسفی" مطالعہ کے لئے دی گئی۔ اسی طرح بعض غیر از جماعت نوجوان تشریف لائے ـ اُن کے سوالات کے جوابات دیئے گئے ـ علاوہ ازیں تین تبلیغی خطوط زیر تبلیغ دوستوں کو لکھے گئے ـ جماعت اسلامی کے مقامی دفتر کو سلسلہ کی بعض کتب ارسال کی گئیں ـ

خاکسار :- عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ جمشید پور ـ

کانپور اور گردو نواح میں تبلیغی سرگرمیاں

خاکسار نے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کی تعمیل میں مورخہ ۱۰/۴ کو کانپور پہنچ کر سب سے پہلے لکھنؤ کے کثیر الاشاعت اُردو اخبار "قومی آواز" اور کانپور سے شائع ہونے والے ہندی اخبار "آج" میں اشتہار بعنوان "جماعت احمدیہ سے متعلق معلومات حاصل کریں" شائع کروایا۔ جس کے نتیجہ میں ۲۵ افراد کے خطوط موصول ہوئے۔ ان افراد کے نام جماعت کی طرف سے تین ماہ کے لئے اخبار بدر جاری کروایا گیا ہے۔ نیز ان کو تبلیغی اور معلوماتی کتب بھجوا دی گئی ہیں۔ کچھ دوستوں نے آکر کتب اور معلومات حاصل کیں۔ مورخہ ۱۰/۴ کو خاکسار نے گورو تیغ بہادر گوردوارہ میں تقریر کی۔ جو بفضلہ تعالیٰ پسند کی گئی۔ مورخہ ۱۱/۴ کو بعد نماز عشاء کورنج کے مین بازار میں خاکسار کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ چالیس ہزار آبادی پر مشتمل اس شہر میں ایک ہی احمدی گھرانہ محمد جمال صاحب کا ہے۔ بہت پرجوش اور مخلص احمدی ہیں۔ عزیزم لئیق احمد صاحب ایم۔ ایس سی نے شہر میں بذریعہ لاؤڈ اسپیکر جلسہ کی منادی کی۔ اور محمد ادریس صاحب صدیقی کانپوری نے جلسہ کے جملہ انتظامات کئے۔ مکرم محمد جمال صاحب کی تلاوت اور مکرم لئیق احمد صاحب کی نظم کے بعد خاکسار اور مکرم محمد انوار صاحب احمدی صدر جماعت اناؤ نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ کے آخر میں مکرم لئیق احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ دوسرے روز بعض نوجوان قیام گاہ پر جماعت احمدیہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے۔ جلسہ کے جملہ اخراجات محمد جمال صاحب نے ازخود برداشت کئے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ مورخہ ۲۳/۴ یوم مسیح موعودؑ کو یوم تبلیغ کے طور پر بھی منایا گیا۔ خدام نے بڑی محنت سے لٹریچر تقسیم کیا۔ شام کو یوم مسیح موعودؑ کا جلسہ بھی ہوا جس میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ اور دلچسپی سے تقاریر کو سنا۔

لائبریریوں میں لٹریچر و قرآن مجید مورخہ ۲۵/۴ کو کانپور کی گیا پرشاد لائبریری۔ مارواڑی لائبریری۔ نوین مارکیٹ لائبریری اور پھول باغ لائبریری میں قرآن مجید ہندی پہلا پارہ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ اور احمدیت (ہندی) رکھوائی گئیں۔

بھوپال میں تبلیغ مورخہ ۳۰/۴ کو خاکسار اور محترم محمد احمد صاحب سوہیم سیکرٹری مال کانپور فتح پور اور بھوہ کے تبلیغی سفر پر روانہ ہوئے۔ وہاں شام کو تبلیغی بیٹھک ہوئی۔ جس میں غیر از جماعت احباب نے کثرت سے سوالات پوچھے۔

خاکسار مورخہ ۵/۸ کو کانپور سے واپس روانہ ہوا۔ اس موقعہ پر خاکسار احباب جماعت احمدیہ کانپور کے لئے درخواست دعا کرتا ہے جنہوں نے ہر رنگ میں تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین ٭

خاکسار :- محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ مقیم سرینگر۔

احباب جماعت کیرالہ کے تعاون کا شکریہ (بقیہ صفحہ ۵)

تحریر کروں گا۔ لیکن کیرالہ کے معاً بعد اُڑیسہ کے دورہ کی وجہ سے اور اس دورہ کے ختم ہونے پر دیگر اہم مصروفیات کی وجہ سے وقت نہ نکال سکا اس لئے میں اخبار بدر کے ذریعہ تمام احباب جماعت اور عہدیداران کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان بھائیوں کے جذبۂ اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ اور انہیں دینی و دُنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار : بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تصحیح بدر مجریہ ۱۹/۸ میں سہو کتابت سے مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ کے نومولود بیٹے کا نام "عطاء المجید" کی بجائے "عطاء الحبیب" شائع ہوا ہے۔ موصوف نے مورخہ ۹/۸ کو عزیز کا عقیقہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین ٭ (ادارہ)

دُعائے مغفرت

افسوس مکرم عبدالسلام صاحب زرگر گولبازار ربوہ کی جوان سال بیٹی عزیزہ محترمہ امۃ المجید صاحبہ بی۔ اے۔ بی ایڈ دل کا مصنوعی والو بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر تقریباً ۳۴ سال مورخہ ۲۰/۳ کو میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ـ

مرحومہ کو عرصہ تقریباً پندرہ سال قبل دل کا عارضہ لاحق ہوا تھا۔ جس کے پیش نظر ان کے دل کا پہلا آپریشن ۱۹۶۷ء میں اور مصنوعی والو لگانے کا دوسرا کامیاب آپریشن ستمبر ۱۹۸۰ء میں کیا گیا۔ اسی اثناء میں عزیزہ نے بی اے کیا اور پھر بی ایڈ کیا۔ اور ڈاکٹروں کی ہدایت پر ٹیچنگ لائن اختیار کی۔ مرحومہ مسلسل گیارہ سال تک اس میدان میں اپنی اہم ذمہ داری کو نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ حتی المقدور خدمت سلسلہ میں بھی پیش پیش رہیں۔ لجنہ کی تاریخ کی تدوین میں کچھ عرصہ آنریری طور پر محترمہ حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی بھی معاون رہیں۔ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے تمام افراد خاندان سے گہری محبت اور عقیدت رکھنے والی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے تعلیمی دور میں ہی وصیت کر لی تھی جس کے مطابق اپنا حصہ آمد و حصہ جائیداد ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرنے پر دلی مسرت محسوس کرتیں۔

دل کا مصنوعی والو جو ستمبر ۱۹۸۰ء میں لگایا گیا تھا نے یکم مارچ کو اچانک کام کرنا بند کر دیا۔ جس کے ساتھ ہی یرقان بھی ہو گیا۔ فوری طور پر میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا۔ اور ہر ممکن طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ مگر کسی قسم کا افاقہ ہونے کی بجائے حالت بگڑتی چلی گئی۔ بالآخر خدائی تقدیر غالب آئی اور عزیزہ مورخہ ۲۰/۳ کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو اپنے محبوب حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ـ

قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ بلندی درجات سے نوازے۔ نیز غم زدہ والدین اور جملہ عزیز و اقارب کو اس گہرے صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق عطاء کرے۔ آمین ٭

(ادارہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے (مینجر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)
پائیدار بہترین ڈیزائن پریدیر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004
Phone No. 76360.

غیر ملکی موصیان کی بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین سے متعلق
ضروری وضاحت

غیر ممالک سے بعض احباب کی طرف سے یہ دریافت کیا جا رہا ہے کہ کیا ہم اپنے موصی صاحبان کے تابوت بغرض تدفین قادیان بھجوا سکتے ہیں؟ اُن کی اطلاع کے لئے ضروری امور کی وضاحت کی جاتی ہے:-

(۱) - کسی بھی مرحوم موصی صاحب کا تابوت قادیان بغرض تدفین بھجوانے سے قبل درج ذیل امور کی تکمیل کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری ورثاء کو حاصل کرنا لازمی ہوگی۔

(۲) - مقامی جماعت کی کلیرنس (CLEARENS) کہ موصی کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہیں ہے - اور یہ کہ موصی نے رسالہ الوصیت کی منشاء کے مطابق زندگی گزاری ہے۔

(۳) - اگر پاکستان سے جا کر موصی باہر کے کسی ملک میں آباد ہوا ہے - اور اس کی جائیداد اور آمد پاکستان میں بھی ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کی کلیرنس کہ موصی کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہیں ہے۔

(۴) جس ملک میں مقیم موصی مرحوم کو قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جانا مقصود ہو، اُس کی حکومت کی وساطت سے حکومت بھارت کی اجازت لینا ضروری ہوگا۔

اِن تمام امور کی تکمیل کے بعد میت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ قادیان بھجوائی جا سکتی ہے - بصورت دیگر بغیر اجازت آنے والی میت کو عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا جائے گا - اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور دیگر امور کی تکمیل کے بعد مقررہ وقت (جو کم از کم چھ ماہ کا عرصہ ہوگا) گزرنے کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وفات یافتہ موصیان کے بارے میں مضامین

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وفات یافتہ موصیان کے بارہ میں جو بھی خبر - اطلاع یا مضمون برائے اشاعت بھجوایا جائے اس پر اپنے علاقہ کے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق ضروری ہے۔

صدر صاحب مجلس کارپرداز کی ہدایت ہے کہ متعلقہ تصدیق کے بغیر ایسے مضامین وغیرہ شائع نہ کئے جائیں - احباب سے درخواست ہے کہ اس کی پابندی فرمائیں۔

(ادارہ)

ولادت

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سراج النساء بیگم کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "عرفان خان" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک - صالح - خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت و سلامتی کی لمبی زندگی عطا کرے - آمین -

خاکسار:- عبدالقدوس شحنہ یادگیر

فعال رُوحانی مرکز کی ضرورت — بقیہ اداریہ (۲)

"ربوہ عوام اور حکومت کے لئے ایک مثال ہے - اور زبانِ حال سے کہہ رہا ہے کہ لمبے چوڑے دعوے کرنے والے منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور عملی کام کرنے والے کوئی دعویٰ کئے بغیر سب کچھ کر دکھاتے ہیں"

خورشید احمد انور

دوسری آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

انشاء اللہ العزیز دوسری آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد حسب فیصلہ جماعت احمدیہ بمبئی مورخہ ۹-۱۰ مئی ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ و اتوار ہوگا۔ اس کانفرنس میں انشاء اللہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان شرکت فرمائیں گے - اور کانفرنس کا افتتاح کریں گے - ہندوستان کی جماعتوں سے گزارش ہے کہ وہ اس کانفرنس میں انفرادی یا اجتماعی شرکت فرمائیں - اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت دوستوں کو ساتھ لائیں - کانفرنس کے انتظامات کو بطریق احسن کامیاب بنانے کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی کا تقرر ہوا ہے۔ جس کے صدر محترم سید شہاب احمد صاحب منتخب ہوئے ہیں - ضروری امور سے متعلق اُن سے رابطہ قائم کریں - قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ بمبئی ہوگا - موسم کے اعتبار سے بستر ہمراہ لائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

(۱) مکرم سید شہاب احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ کا پتہ:-
SHAHAB INTERNATIONAL
PRODUCTION ASSOCIATES
(S.I.P.A) INDIA
Post Box No. 1372
BOMBAY - 400001

(۲) مشن کا پتہ:-
AHMADIYYA MUSLIM MISSION
AL HAQ BUILDING
17 - Y.M.C.A. ROAD.
BOMBAY - 400008
(Maharashtra)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت سے ایک ضروری التماس

سالانہ اجتماع ۸۰-۱۹۷۹ء کے موقع پر مجلس شوریٰ نے سال ۸۱-۱۹۸۰ء کے لئے مبلغ -/۴۲۰۰۰ روپے کا بجٹ حضرت صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو پیش کیا تھا جس کو آنمحترم نے ازراہِ شفقت منظور فرما لیا تھا - اب آپ قائدین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے ابھی سے بھرپور کوشش فرمائیں - اور قسط وار جیسے جیسے چندہ وصول ہو مرکز میں بھجواتے جائیں - تاکہ آپ کا بار نسبتاً ہلکا ہوتا چلا جائے - نیز جن مجالس نے ابھی تک وعدہ جات سالِ رواں مرکز میں ارسال نہیں کئے وہ جلد از فوری اپنے وعدہ جات ارسال فرمائیں - تا مرکز اپنے حسابات درست رکھ سکے - اُمید ہے قائدین اپنی ذمہ داری کا پورا احساس کرتے ہوئے اس طرف فوری توجہ دیں گے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دُعائے مغفرت

خاکسار کے بہنوئی مکرم میاں احمد دین صاحب مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۸۱ء کو سسنبڑیال ضلع سیالکوٹ (پاکستان) میں وفات پا گئے ہیں - اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی - بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں دُعاؤں کا خواستگار ہوں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے - جنت الفردوس میں بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کا حامی و مددگار ہو - آمین ؛

خاکسار:- مستری محمد حسین
درویش۔ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۱ء۔ رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی-۳